الفضل اللہ من یشاء ان ربک یبعثک مقامًا محمودًا ۔ ان بیدہ ٹ عسیٰ ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا

رجسٹرڈ ایل ۱۳۵۱

ٹیلیفون نمبر ۹۱

مصلح موعود نمبر

روزنامہ

الفضل قادیان

ایڈیٹر - غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

جلد ۳۲	۲۰ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش	۲۴ صفر ۱۳۶۳ ھ	۲۰ فروری ۱۹۴۴ء	نمبر ۴۴

مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ عظیم الشان پیشگوئی جس کا اعلان آپ نے ہوشیارپور میں فرمایا

بشیر اول کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو الہامات نازل فرمائے۔ ان کے بعد بشیر ثانی یعنی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ بنصرہ العزیز کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ پُرجلال کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہُوا:-

"اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کأنّ اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائیگا۔ وکان امرًا مقضیًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو تازہ مکتوب

دعویٰ مصلح موعود کے متعلق

(۱)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک معزز دوست کے جواب میں تحریر فرمایا

برادرم! سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط اور تار نئے انکشاف کے متعلق ملے۔ جہاں ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ایک زبردست الہام کو اس نے پورا کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آنے والے احمدیوں کے لئے ترقی مدارج کا ایک راستہ کھولا۔ وہاں ایک سخت ذمہ واری بھی ہم پر رکھی گئی ہے۔ ایسی ذمہ واری جس کا اٹھانا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا اور التجا اور اسی سے مدد طلب کرنے کے سوا اب کوئی چارہ نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ کا کام خدا تعالیٰ ہی کرسکتا ہے۔ بندہ نہیں کرسکتا۔ جب وہ اپنا کام بندہ کے سپرد کرتا ہے۔ تو یہ امر دو حالتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ یا تو بندہ اپنی سستی اور غفلت سے اور اپنے نفس پر اعتماد کرکے اس کام کو خراب کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سہیڑ لیتا ہے۔ اور یا اپنی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں گر جاتا ہے۔ اور ایسی عاجزی اور ایسے استقلال سے اس کے دامن کو پکڑتا ہے۔ کہ آخر اس کا رحم جوش میں آجاتا ہے۔ اور وہ اس بندہ کو اپنی گود میں اٹھالیتا ہے۔ اور اس کا بازو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر وہ کام اس سے کروا دیتا ہے۔ تب آسمان پر اس کے فرشتے اور زمین پر اس کے بندے اس کی حمد وثنا میں لگ جاتے ہیں۔ اور دنیا خدا تعالیٰ کے ہاتھ کو ایک دفعہ پھر دیکھ لیتی ہے۔ اور بہت سے اندھے بھی آنکھیں پاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا چہرہ انہیں نظر آجاتا ہے۔ اور بہت سے دلوں کے مریض شفا پاتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا نور گھر کر لیتا ہے۔ غرض اس طرح بہت سے لوگ پھر اس محبوب کو دیکھ لیتے ہیں۔ جس کا دیکھنا دنیا کے فلسفی ناممکن بتاتے تھے۔ خدا کرے ہم سب اس گروہ میں ہوں۔ اور اس کمر توڑ دینے والے بوجھ کو بغیر ٹھوکر کھائے منزل مقصود تک پہنچانے میں کامیاب ہوجائیں۔ اللھم آمین والسلام

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

(۲)

ایک معزز دوست نے اپنی ایک پرانی رؤیا لکھی تھی۔ جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے جسم میں پوری طرح سما گئے ہیں۔ یہ خواب ان دوست کے اصل الفاظ میں حسب ذیل ہے۔ "میں سنہ۱۹۱۶ء میں یہ واقعہ اپنی چشم سر سے کھلی آنکھوں سے بالائے مسجد مبارک دیکھ چکا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پورے کے پورے جسم محمود مبارک میں اس طرح سما گئے۔ جس طرح ایک تلوار اپنے نیام میں ٹھیک طور پر سما جاتی ہے۔"

حضور نے ان کو حسب ذیل جواب مرحمت فرمایا۔

مکرمی و معظمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ سب کام خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ روحانی بارش سے پہلے ایک ہوا چلاتا ہے۔ اور لوگوں کو ایک امر مقدر کے متعلق الہامات وکشوف سے خبردار کر دیتا ہے۔ مگر ہوا بارش کا قائم مقام نہیں ہوسکتی۔ اس لئے میں نے تو کبھی پرواہ نہیں کی۔ کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کا مقصد کیا ہے۔ جو کچھ خدا تعالیٰ نے نہیں کرنا اسے سب دنیا مل کر بھی نہیں کرسکتی۔ اور جو خدا تعالیٰ نے کرنا ہے۔ اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ پھر بندہ کیوں جلدی کرے۔ پس میں خاموش رہا۔ بلکہ بسا اوقات مصلح موعود کی پیشگوئیوں کے ذکر پر قلبی اذیت اٹھاتا تھا مگر چونکہ کلام الٰہی پر بحث تھی اسے روک بھی نہ سکتا تھا۔ اب کہ خدا تعالیٰ نے انکشاف فرمادیا ہے۔ اب بھی اپنے متعلق کچھ کہنا سخت ابتلا معلوم ہوتا ہے۔ مگر جس امر کا خدا تعالیٰ اظہار فرمائے۔ اس کا چھپانا گناہ ہے اس لئے مجبور ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہی سے دعا ہے۔ کہ وہ مجھے بھی اور جماعت کو بھی اپنی ذمہ واریاں ادا کرنے کی توفیق دے۔ قائد کا تقرر بتاتا ہے۔ کہ دشمن کا کوئی نیا حملہ قلعہ اسلام پر جلد ہونے والا ہے۔ یا لشکر اسلام کو قلعۂ کفر پر حملہ کرنے کا اشارہ ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بازوؤں کو طاقت اور ہمارے پیروں کو ثبات اور ہمارے دلوں کو حوصلہ بخشے۔ اللھم آمین والسلام

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

مصلح موعود کی شان

(از حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے)

مصلح موعود کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ آپ کے بعض اور بھی نشان ہیں۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔ مثلاً لیکھرام کا نشان بے شک یہ نشان بھی اپنی جگہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔ لیکن نشان ظہور مصلح موعود اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا کے دوسرے نشانوں میں بہت بھاری فرق ہے۔ اس نشان کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص اہتمام کیا۔ کہ چالیس دن تک اپنے شہر سے باہر ایک بیرونی مقام میں کنج تنہائی میں تمام دنیا سے منقطع ہو کر حضور علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے حضور میں گریہ وزاری سے دعاؤں اور ذکر الہیٰ میں مصروف رہے جس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ رحمت کا نشان عطا فرمایا۔ قبولیت دعا کے نتیجہ میں جو دوسرے نشان ظاہر ہوئے۔ بے شک وہ بھی شاندار نشان تھے۔ لیکن اس نشان کے نتائج ایسے وسیع ہیں۔ کہ ان کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔

اس قسم کے نشان تاریخ دنیا میں دعا کے نتیجہ میں تین مرتبہ ظاہر ہوئے۔

(۱) پہلا نشان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کا نشان تھا۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں ظاہر ہوا۔ یہ نشان اس ذیل کے نشانوں میں اول نمبر پر ہے۔

(۲) دوسرا نشان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کا نشان ہے۔ جو ان دعاؤں کے نتیجہ میں ظاہر ہوا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے لئے کیں۔ یہ نشان اس قسم کے نشانوں میں اپنی شان کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔

(۳) تیسرا عظیم الشان نشان جو دنیا میں قبولیت دعا کے نتیجہ میں ظاہر ہوا ہے۔ وہ مصلح موعود کے ظہور کا نشان ہے۔ یہ نشان اپنی عظمت کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر ہے۔ وہ کیسا عظیم الشان نشان ہے۔ جو تیسری دعا کے نتیجہ میں پیدا ہوا۔ اس کا اندازہ اس کلام الہیٰ کے الفاظ سے ہو سکتا ہے۔ جو اس چہل روزہ دعا کے بعد حضور علیہ السلام پر بمقام ہوشیارپور نازل ہوا۔ جو ۲۰ فروری کے اشتہار میں شائع کیا گیا۔ خدا کے کلام میں مبالغہ نہیں ہو سکتا۔ پس اگر ہم مصلح موعود کی شان کا صحیح اندازہ لگانا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اس پیشگوئی کے الفاظ پڑھنے چاہئیں۔ کیا ہی شان ہے اس انسان کی جس کے اوصاف وکمالات اور کارناموں کا نقشہ اس پیشگوئی میں کھینچا گیا ہے۔

پس تیسرا عظیم الشان انسان جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد دعاؤں کے نتیجہ میں دنیا میں ظاہر ہوا۔ وہ مصلح موعود ہے۔ جس کا ذکر اس پیشگوئی کے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ یہ امر کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ نہ صرف نشانات اور دلائل سے ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کا فعل بھی بلند آواز سے اس بات کی گواہی دے رہا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہی ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت نمائی سے ان تمام امور کو جن کا ذکر اس پیشگوئی میں ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حق میں ایسے رنگ میں پورا کر دیا۔ اور پورا کر رہا ہے۔ جس کا کوئی انصاف پسند انسان انکار نہیں کر سکتا۔ ان تمام باتوں کو جن کا ذکر اس پیشگوئی میں ہے پورا کرنا کسی انسان کا کام نہ تھا۔ خدا تعالےٰ ہی ایسا کر سکتا تھا۔ اسی نے ان باتوں کو پورا کر کے آسمان سے اس بات کی گواہی دی کہ وہ آنے والا جس کی خبر اس پیشگوئی میں دی گئی تھی یہی محمود (فداہ ابی وامی) ہے پس سب سے بڑا ثبوت کسی شخص کی صداقت کا اللہ تعالےٰ کی فعلی شہادت ہوتی ہے۔ اور یہ ثبوت یہاں نہائت ہی بین رنگ میں موجود ہے۔

ایک اور امر جو حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کے مصلح موعود ہونے کی شہادت دے رہا ہے یہ ہے کہ جیسا سلوک آپ سے پہلے خدا کے موعودوں کے ساتھ ہوا۔ وہی سلوک آپ کے ساتھ ہوا۔ خدا کی طرف سے جو موعود دنیا کی اصلاح کے لئے آتے رہے ہیں۔ ان کے متعلق یہ سنت اللہ رہی ہے۔ کہ ان کی قوم کے سرکردہ لوگ ان کی مخالفت پر کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے ان کو ناکام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں سب سے بڑا انسان فرعون تھا جو آپ کی مخالفت میں کھڑا ہوا۔ اور جس نے آپ کو اور آپکی قوم کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یہودیوں کا سب سے بڑا آدمی جو ان کا سردار کاہن تھا جس کا نام کائفا تھا۔ جو ان کو ناکام کرنے کے درپے ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں وادیٔ مکہ کا سردار ابوجہل تھا۔ جس نے آپ کی مخالفت کا بیڑا اٹھالیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں مسلمانوں کے سرکردہ مولویوں محمد حسین بٹالوی اور نذیر حسین دہلوی نے مخالفت کا بیڑا اٹھانے کی وجہ سے خدا کے الہام میں فرعون اور ہامان کا لقب پایا۔ اسی طرح ٹھیک اسی طرح خدا کی قدیم سنت کے مطابق جب محمود کے کھڑے ہونے کا وقت آیا۔ تو احمدی جماعت کے چوٹی کے آدمی آپ کے مقابل پر ٹھیک اسی طرح کھڑے ہو گئے۔ جس طرح پہلے مصلحین کے زمانہ میں ان کے زمانہ کے سرکردہ آدمی کھڑے ہو گئے تھے۔ اس طرح انہوں نے اپنے فعل سے اس بات کا اعلان کیا کہ جو شخص اب کھڑا ہونے والا ہے۔ وہ وہی موعود ہے۔ جس کی خبر جماعت احمدیہ کے بانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے دی تھی۔

ایک اور امر جو حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی حقیقی شان کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی بنیاد آپ کی پیدائش کے ساتھ رکھی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو لوگ حسن ظن رکھتے تھے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں اور پیشگوئیوں کے نشانوں سے متاثر تھے۔ اور یہ سمجھتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضور کو اصلاح خلق اللہ کے لئے کھڑا کیا ہے۔ آپ سے بار بار درخواست کرتے تھے۔ کہ آپ کو اپنی بیعت میں داخل کر لیں۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو ہمیشہ یہ جواب دیتے تھے۔ ابھی تک مجھے بیعت لینے کا حکم نہیں ہوا۔ جب تک خدا تعالےٰ کی طرف سے مجھے بیعت لینے کا حکم نہیں ہوتا میں کسی سے بیعت نہیں لے سکتا۔ لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پیدا ہوئے۔ تو اس وقت آپ کو بذریعہ الہام الہیٰ سلسلہ بیعت شروع کرنے کا حکم ہوا۔ اور یہ وحی نازل ہوئی اصنع الفلك باعيننا ووحينا۔ چنانچہ آپ نے اس اشتہار میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ولادت کی خبر شائع کی اور اس میں لوگوں کو بیعت کی دعوت دیکر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ جب تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پیدا نہ ہوئے۔ خدا تعالےٰ نے سلسلہ بیعت کو ملتوی رکھا۔ چنانچہ آپ کی پیدائش کے ساتھ ہی حکم نازل کر کے سلسلہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ اس طرح آپ کی پیدائش کے ساتھ سلسلہ احمدیہ کا آغاز ہوا۔ اس میں اس بات کا اشارہ تھا۔ کہ اس مولود مسعود کو سلسلہ احمدیہ کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ دونوں کی ابتدا اکٹھی ہوئی۔ تا معلوم ہو۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو آپ کے وجود کے ساتھ ایسی وابستگی ہے۔ کہ دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں سمجھے جا سکتے۔

آخر میں میں اس بات کا اظہار کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جس طرح ہم غیر احمدیوں سے یہ کہتے ہیں۔ کہ تمہارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قبول کرنا اس لئے ضروری ہے۔ کہ آپ کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ اور آپ کا وجود آپ کی

صداقت کا نشان ہے۔ جس کے ذریعہ ہم مخالفین اسلام پر اتمام حجت کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہم غیر مبائعین اصحاب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت فضل عمر کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کو پورا کیا ہے۔ اور آپ کی صداقت کا ایک جلیل القدر نشان ظاہر کیا ہے۔ اس لئے آپ صاحبان کا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہو فرض ہے کہ اس نشان کی صداقت پر ایمان لاؤ۔ اور دنیا کو بتاؤ کہ دیکھو کس طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلیل القدر پیشگوئی کو اعجازی رنگ میں پورا کر کے آپ کی صداقت کا ایک شاندار ثبوت دیا ہے۔ اس کے آگے ہر ایک خدا ترس اور خشیت اللہ کے ساتھ تدبر کرنے والے کی گردن جھک جاتی ہے۔ لیکن اگر آپ لوگ ضد اور تعصب کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس چمکتے ہوئے نشان کا انکار کریں گے۔ تو آپ خدا تعالےٰ کے نزدیک اسی طرح زیر الزام ہوں گے جس طرح غیر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کر کے جن کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی اور جن کا وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت پر ایک جلیل القدر شہادت ہے۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک زیر الزام ہیں

سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا قابل یاد نکتہ

"ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں۔ کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رک نہیں سکتا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خاص بھلائی کے لئے کہی ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۷ جولائی ۱۹۱۰ء)

مصلح موعود کا مقام اور جماعت احمدیہ کا فرض

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات

(از مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل قادیان)

اللہ تعالےٰ کا بے انتہا فضل

اللہ تعالےٰ کا بے انتہا فضل اور اس کا احسان ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے افراد نے عظیم الشان آسمانی نشان کے پورے ہونے کے متعلق آسمانی تصدیق سن لی۔ جس کی خبر ہمارے آقا ومطاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۸۶ء میں دی اور جس کی اہمیت کے پیش نظر آپ نے اس مبارک موعود کی پیدائش سے پیشتر ہی کناف و اطراف عالم میں اشتہارات کے ذریعہ اس کی منادی فرما دی تھی۔

انسان کی بدقسمتی اور اس کی ازلی محرومی اسے بسا اوقات روشن حقائق پر غور کرنے کا موقعہ نہیں دیتی۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کے چمکتے ہوئے نشانات کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود نہیں دیکھتا۔ خدا تعالےٰ کے انوار کا آسمان سے اترنا اسے نظر نہیں آتا۔ وہ اندھا پیدا ہوتا۔ اور اندھا ہی اس دنیا سے گزر جاتا ہے۔ آسمانی نشانات بارش کی طرح برستے ہیں۔ مگر ایک پتھریلی زمین کی طرح اس کا دل رحمت کے کسی قطرہ کو جذب نہیں کرتا۔ کاش ایسا انسان پیدا ہی نہ ہوتا۔ کہ اس کا عدم اس کے وجود سے بہتر تھا۔ وہ پیدا نہ ہو کر پرسش اعمال سے تو محفوظ رہتا۔ مگر زندگی میں اپنی نابینائی کی وجہ سے وہ ان ذمہ واریوں کو پہچان نہ سکا۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے اس پر عائد کی گئی تھیں۔ اور اس طرح خالی ہاتھ دنیا سے چلا گیا۔

وہ دولہا جس کا دنیا انتظار کر رہی تھی مصلح موعود کی پیشگوئی کوئی معمولی پیشگوئی نہیں۔ یہ وہ دولہا ہے جس کا ایک مدت سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ یہ وہ پاک روح ہے جس کو عالم بالا پر خدا تعالےٰ کی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا گیا۔ اور پھر زمین کی اصلاح کے لئے نازل کیا گیا۔ یہ اسلام کی صداقت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے۔ یہ نشان ہے جو اس لئے ظاہر کیا گیا۔ کہ مردہ روحیں موت کے پنجہ سے نجات پائیں۔ قبروں میں دبے ہوئے اور گلے سڑے مردے قبروں سے باہر آ جائیں۔ دین اسلام کا شرف لوگوں پر ظاہر ہو۔ کلام اللہ کا مرتبہ انہیں معلوم ہو۔ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا وہ جو خدا تعالےٰ کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کو ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے

عظیم الشان پروگرام

کتنا عظیم الشان پروگرام ہے۔ جو اس نقطۂ مرکزی کے ارد گرد چکر لگا رہا ہے۔ جسے خدا کے مسیح نے "مصلح موعود" قرار دیا۔ ایک مومن کا دل اس پروگرام کو پڑھ کر اچھلنے لگتا ہے۔ اس کی روح وجد میں آ جاتی ہے۔ اس کی آنکھیں اللہ تعالےٰ کے اس فضل کو دیکھ کر نمناک ہو جاتی ہیں۔ اور اسے اپنی روح ہر آن اور ہر لمحہ عرش پر سجدہ کرتے اور اللہ تعالےٰ سے یہ عرض کرتے دکھائی دیتی ہے۔ کہ اے میرے رب مجھ میں تیرے انعامات کا شکر ادا کرنے کی طاقت نہیں۔ تیرا کس قدر احسان ہے کہ تو نے یہ مبارک دن مجھے دکھایا۔ اور مجھے بھی اس سعادت سے بہرہ اندوز ہونے والا قرار دیا۔

درحقیقت ہر احمدی جو اللہ تعالےٰ کے فضل کی قدر وقیمت کو پہچانتا ہے۔ اس کا دل اللہ تعالےٰ کی حمد اور اس کے شکر کے جذبات سے اسی طرح لبریز ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کیونکہ ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ہماری کسی ذاتی خوبی کا مصلح موعود کی شناخت اور آپ کی متابعت میں دخل نہیں۔ بلکہ یہ سراسر اس خدا کا احسان ہے۔ جو ہمیں نیست سے ہست میں لایا۔ جس نے اپنے فضل سے ہم عاجز اور گنہگار انسانوں کو وہ شرف عطا فرمایا۔ جس کا تصور کر کے بھی دل میں فرحت و انبساط سے ایک تلاطم برپا ہو جاتا ہے بہر کیف خدا تعالےٰ کا یہ احسان ہے۔ اور بہت بڑا احسان کہ اس نے وہ پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء میں فرمائی آج بڑی شان اور بڑے جاہ و جلال کے ساتھ دنیا کے سامنے پوری فرما دی کئی لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ اگر تمہارے خلیفہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہوتے ہیں۔ تو خود کیوں نہ کہتے۔ آج وہ آئیں اور دیکھیں کہ وہ موعود خود اپنی زبان سے خدا تعالےٰ سے خبر پا کر موعود ہونے کا اعلان فرما چکا ہے۔ آج ظلمت کا کوئی شائبہ باقی نہیں رہا۔ روشنی ظاہر ہو گئی۔ نور آسمان سے اتر آیا۔ اب مردہ دلوں کے مونہہ سے جو اعتراض بھی نکلا۔ وہ مٹ جائے گا۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما چکے ہیں:۔

"جب وہ روشنی آئیگی تو ظلمت کے خیالات کو بالکل سینوں اور دلوں سے مٹا دے گی اور جو جو اعتراض مخالفوں اور مردہ دلوں کے مونہہ سے نکلے ہیں۔ ان کو نابود اور ناپدید کر دے گی۔" (سبز اشتہار)

ہمارا فرض

یہ روشنی آ چکی نور ظاہر ہو گیا۔ الٰہی نوشتے پورے ہو گئے۔ اور خدا کا کلام سچا ثابت ہوا۔ اب ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے اس تازہ انعام کے بعد عبادتوں دعاؤں اور قربانیوں میں پہلے سے کئی گنا بڑھ جائیں۔ دنیا خوشی مناتی ہے۔ تو اس کا طریق یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ کہتی ہے۔ آؤ ہم چھٹی کریں۔ لیکن مومن خوشی مناتا ہے۔ تو وہ اپنے پہلے

(131)

کام میں اور بھی اضافہ کر لیتا ہے۔ عید تمام مومنوں کے لئے کیسا خوشی کا دن ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص عید کے دن روزہ رکھتا ہے۔ وہ شیطان ہے۔ گویا آپ نے عید کی خوشی سے لطف اندوز ہونا ہر مومن کے لئے ضروری قرار دیا۔ مگر عید کے دن عبادت سے چھٹی نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک زائد نماز پڑھی جاتی ہے۔ پس مومن کا طریق یہ ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے انعامات کو دیکھ کر سست نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنی قربانیوں میں اور بھی بڑھ جاتا ہے۔

"مصلح موعود" کا مقام جیسا کہ اس نام سے ظاہر ہے۔ دنیا کی اصلاح کرنا اور قلوب کو ظلمات سے پاک کرنا ہے۔ پس ہم اگر صحیح طور پر مصلح موعود کی شناخت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تو ہمارا قدم بھی اصلاح کی طرف اٹھنا چاہیئے۔ اور ہمارے اعمال میں بھی ایک نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔ اور درحقیقت اگر غور کیا جائے۔ تو اصلاح اعمال کے تمام ضروری طریق اس پیشگوئی میں اللہ تعالےٰ نے بیان فرما دیئے ہیں۔ جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں درج ہے۔ وہ اشتہار صرف ان ذاتی فضائل اور کمالات کی طرف ہی اشارہ نہیں کرتا۔ جو مصلح موعود میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ جماعت کو بھی ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہے

دعاؤں کی ضرورت

پہلی بات جو اس اشتہار کے مطالعہ سے معلوم ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے یہ عظیم الشان نشان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے نتیجہ میں ظاہر فرمایا۔ چنانچہ الفاظ یہ ہیں کہ

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔"

پس یہ الفاظ جہاں یہ بتاتے ہیں کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر درد دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ وہاں ہماری توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول کرتے ہیں۔ کہ ہم اگر دور مصلح موعود سے فائدہ اٹھانا چاہیں اور اپنی زندگیوں میں اللہ تعالےٰ کی رحمت کے نشان دیکھنا چاہیں۔ تو ہمیں بھی دعاؤں اور تضرعات سے ہمیشہ کام لینا چاہیئے۔

تبلیغ اسلام کی اہمیت

دوسری بات اس اشتہار سے یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ مصلح موعود کو اس لئے کھڑا کیا جائے گا۔ تا دین اسلام کا شرف ظاہر ہو یہ بات ہر شخص جانتا ہے۔ کہ دین اسلام کا شرف اسی وقت ظاہر ہو سکتا ہے۔ جب ہم تبلیغ میں مصروف ہو جائیں۔ اور مالی اور جانی قربانیوں سے دریغ نہ کریں۔ پس دوسرا کام جماعت احمدیہ کا تبلیغ دین اور قربانیوں کی طرف متوجہ ہونا ہے۔

قرآن کریم کا علم

تیسری بات یہ بتائی گئی ہے۔ کہ مصلح موعود کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ یہ امر ہماری توجہ اس امر کی طرف مبذول کراتا ہے۔ کہ ہم قرآن کریم پڑھیں سمجھیں۔ اور اس پر عمل کریں۔ اور نہ صرف خود ایسا کریں بلکہ دوسروں کو بھی قرآن کریم پڑھائیں سمجھائیں اور اس پر عمل کرنے کی طرف انہیں توجہ دلائیں۔

ہر معاملہ میں سچائی اختیار کرنا

چوتھی بات اس میں یہ بیان کی گئی ہے کہ مصلح موعود کے ذریعہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے گا۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے گا۔ ان الفاظ میں جماعت احمدیہ پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ کہ وہ ہر معاملہ میں حق اختیار کرے۔ اور باطل کی طرف معمولی سا میلان بھی اس کے کسی کام میں نہ پایا جائے۔ تاکہ تمام برکات سے اسے حصہ ملے۔ اور تمام نحوستوں سے وہ محفوظ رہے۔

دہریت کا رد

پانچویں بات یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ اس نشان کی غرض لوگوں کے دلوں میں یہ یقین پیدا کرنا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ قادر ہے اور وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ یہ چیز بھی ایسی ہے۔ جس کا موجودہ زمانہ میں عام طور پر فقدان ہے۔ اور نہ صرف غیر مسلم بلکہ مسلمان بھی بعض معاملات میں خدا تعالےٰ کو قادر یقین نہیں کرتے۔ مثلاً وہ یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ حضرت مسیح ناصری سے بھی کسی کو بڑا درجہ دے سکتا ہے۔ یا موجودہ زمانہ میں بھی الہام نازل کر سکتا۔ یا مشکل امور میں بھی دعاؤں کو قبول کر سکتا ہے۔ دہریت کی ایسی تمام شاخوں کی قطع برید بلکہ ان کا استیصال جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ اور یہ فرض اسی صورت میں ادا ہو سکتا ہے۔ جب جماعت کا ہر فرد غیر مذاہب کو اسلام میں داخل کرنے کی طرف متوجہ ہو۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل و محامد کا اظہار

چھٹی بات اس میں یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل و محامد بھی اس دور مصلح موعود میں چاروں طرف پھیلیں گے۔ اور دنیا یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوگی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی حقیقی منجی اور دنیا کے سردار ہیں۔ آپ سے فیض حاصل کئے بغیر کوئی شخص نیکی کا ایک معمولی مقام بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ امر جہاں ہمیں ذاتی طور پر اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ اور ہم میں سے ہر شخص کو ایک چھوٹا محمد بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وہاں ہمیں اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل و محامد غیر اقوام تک پہنچائیں۔ تاکہ دنیا آپ کی حمد سے بھر جائے۔ اور امن و سلامتی کا دور دورہ ہو۔

مصلح موعود کا مسیحی نفس ہونا

پھر خدا نے مصلح موعود کو "مسیحی نفس" قرار دیا ہے۔ اور مسیح کے معنے جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے امسال جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں بیان فرمایا تھا ایسے شخص کے ہوتے ہیں۔ جس نے اپنے جسم پر تیل ملا ہوا ہو۔ جس طرح تیل ملے جسم پر پانی کا کوئی قطرہ نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح مسیح وہ ہے جس کے جسم سے جب بدی چھوئے تو اندر داخل نہ ہو۔ بلکہ باہر کی طرف گر پڑے۔ ان معنوں کی مناسبت سے مسیحی نفس کو ماننے والوں کا بھی فرض ہے کہ جس طرح بعض کپڑے واٹر پروف ہوتے ہیں۔ اسی طرح وہ شیطان پروف بن جائیں شیطان ان کی طرف بدی کے تیر پھینکے۔ تو وہ ان کے جسم سے ٹکڑا ٹکڑا کر نیچے گر پڑیں۔ مگر ان کے جسم کے اندر ان کا کوئی اثر نہ پہونچے۔

جلد جلد بڑھنا

اسی طرح مصلح موعود کے متعلق یہ الہام ہونا۔ کہ "وہ جلد جلد بڑھے گا" ہمیں اس امر کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ کہ ہم بھی جلدی اور سرعت کے ساتھ ترقی کی طرف قدم بڑھائیں۔ اور تھوڑے سے تھوڑے عرصہ میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آستانہ الوہیت کی طرف کھینچ لائیں۔

باتیں تو اور بھی بہت سی ہیں۔ لیکن یہ چند امور ایسے ہیں۔ جو ہر شخص کو معلوم ہو سکتے ہیں۔ پس اللہ تعالےٰ کا یہ تازہ نشان جو اس نے مصلح موعود کے انکشاف کی صورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر ظاہر فرمایا۔ اس کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ہم میں سے ہر شخص اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اور کچھ اس طرح اپنے رب کے آستانہ پر گرے۔ کہ اس کا خدا اسے اپنے قرب میں جگہ دے دے۔ اور وہ بھی اس کے پیاروں میں شامل ہو جائے۔

مصلح موعود کون ہے

از جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر سیالکوٹ

زندہ نشاں ہیں "مصلح موعود" کون ہے
یعنی "بشیر ثانی" و "محمود" کون ہے

پڑھیئے تو پیشگوئی ولی نعمت اللہ کی
اور غور خوب کیجئے مقصود کون ہے

"مہدیِ وقت" "عیسیٰ دوراں" کی یادگار
جز پسرش آج سامنے موجود کون ہے

جاؤ تم انتظار کرو تین سو برس
شاہد تو جانتے ہیں کہ مشہود کون ہے

چشمۂ آفتاب کا تنویر کیا گناہ
دن کو نگاہ جن کی ہے مفقود کون ہے؟

~~~~~~~~
~~~~~~~~

مصلح موعود کا نام فضل عمر کیوں رکھا گیا؟

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

مصلح موعود کی ایک پہچان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمائی ہے کہ الہاماً مجھ پر اس کا ایک نام فضل عمر بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ یعنی اس کی شناخت اُن فضیلتوں کی موجودگی سے ہوسکے گی جو حضرت عمرؓ میں پائی جاتی ہیں۔ اور ان میں ایک فضیلت تو ایسی ہے کہ وہ سوائے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے دنیا کے کسی اور فرد بشر میں پائی ہی نہیں جاسکتی یعنی

(۱)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے زمانہ میں حضورؐ کا دوسرا خلیفہ ہونا۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ بعثت اولیٰ کے وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفہ تھے۔ یہ فضل یا فضیلت ایسی محکم اور ایسی غیر مشکوک ہے کہ حضرت فضل عمر کے ۔۔۔۔ نہ تو پہلے کوئی ایسا شخص ہوا ہے جسے حضرت مسیح موعودؑ کا دوسرا خلیفہ ہونے کا فخر حاصل ہو۔ نہ آئندہ کوئی ایسا شخص پیدا ہوسکتا ہے جو اس عہدہ پر سرفراز ہوسکے تیسرا چوتھا پانچواں بیسواں غرض ہر نمبر کا خلیفہ اس سلسلہ میں آسکتا ہے۔ مگر نہیں آسکتا تو دوسرا۔ رہے غیر مبایعین سو وہ تو سرے سے خلافت ہی کے قائل نہیں اور جو کچھ لوگ مصلح موعود ہونے کے مدعی ہیں ان سب میں سے کسی ایک کو بھی جماعت احمدیہ کی خلافت بحیثیت دوسرے خلیفہ کے ۔۔۔ ہونے کا قائل نہیں اور نہ انہوں نے کبھی ایسا دعوےٰ کیا۔ پس یہ ایک ایسا محکم تعین کا نشان مصلح موعود کے لئے بیان کیا گیا ہے۔ جس میں اشتباہ کا دخل ہی نہیں رہا۔ اور سوائے ایک انسان کے کوئی اس عہدے کا مدعی ہی نہیں ہوسکتا۔ اور اس صفاتی نام سے ہی پتہ لگ جاتا ہے کہ مصلح موعود کون ہے۔ اور اگر غور کیا جاوے تو ایسی محکم علامات چار ہیں۔ (۱) آپ کا حضرت مسیح موعودؑ کے تخم ذریت اور نسل سے ہونا (۲) آپ کا نوسالہ میعاد کے اندر پیدا ہونا (۳) آپ کا بشیر اول کے متصل بعد تولد ہونا (۴) اور آپ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا دوسرا خلیفہ ہونا۔

(۲)

اس مخصوص فضل کے سوا بعض اور فضیلتیں بھی حضرت عمرؓ کی ہیں جو حضرت فضل عمر میں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ جس طرح حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتوحات بہت وسیع ہوگئی تھیں۔ اور اسلام نے بہت ترقی کی تھی۔ اور اکثر متمدن ممالک میں افواج اسلامیہ اور مبلغین اسلام جا پہنچے تھے۔ اسی طرح حضرت فضل عمر کے زمانہ میں بھی احمدیت اور اسلام کے مبلغ دنیا کے اکثر ممالک اور زمین کے اکثر گوشوں اور کناروں تک پہنچ گئے ہیں۔ یا پہنچ چکے ہیں۔ اور سلسلہ کی کتابیں۔ رسالات اور اخبارات اکثر بیرونی اور اجنبی ممالک میں نفوذ کر چکے ہیں۔ اور احمدیت کی فتوحات رعب۔ وسعت اور خاتم محتاج بیان نہیں ہے نیز حضور کے علوم نے لوگوں کو نہایت درجہ سیراب کر دیا ہے۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کی بابت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب ہے کہ میں نے دیکھا کہ ایک کنواں ہے۔ جس پر ڈول رکھا ہے۔ ابوبکرؓ نے ایک دو ڈول ناتوانی کے ساتھ کنوئیں سے نکالے۔ پھر وہ ڈول ایک چرسہ بن گیا۔ اور عمرؓ نے اس سے اتنا پانی نکالا۔ کہ آدمی اور اونٹ سب سیراب ہوگئے۔ سو یہ دوسری مماثلت ہے حضرت فضل عمر کی حضرت عمرؓ کے ساتھ۔

(۳)

اسی طرح ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے رویا میں دکھایا گیا کہ میں نے دودھ پیا۔ یہاں تک کہ میرے ناخنوں تک اس کی تری پہنچ گئی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دے دیا صحابہ نے عرض کیا اس کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا اس سے مراد علم ہے۔ پس جس طرح حضرت عمرؓ کو نبوت کے علم میں سے حصہ ملا تھا۔ اسی طرح حضرت فضل عمر کو بھی وہی حصہ ملا ہے اور دوست دشمن اس کرامت کے معترف ہیں۔ زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں۔ صرف یہ یاد رکھنا کافی ہوگا۔ کہ حضرت عمر کی کام کرنے کی طاقت اور آنجناب کا علم جن کا ہم نے نمبر (۲) اور نمبر (۳) میں ذکر کیا ہے۔ ایسا ہی حال حضرت فضل عمر کا بھی ہے کہ جسمانی کام کی قوت اور علمی قوت دونوں کا مظاہرہ قریباً ہر قادیان میں رہنے والے احمدی کے سامنے ہوتا رہتا ہے اور اسی کی طرف حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام میں اشارہ ہے کہ ایک فرزند تمہیں عطا کیا جائے گا۔ جو قوی الطاقتین ہوگا۔ اور یہ کہ وہ علوم ظاہری اور باطنی سے پر کیا جائے گا۔

(۴)

حضرت عمرؓ اپنی اس بات پر بھی فخر کیا کرتے تھے کہ میں نے بعض باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیں تو میری عرضداشت کے بعد میری مرضی کے مطابق قرآنی آیتیں بھی نازل ہوگئیں۔ منجملہ ان کے ایک آیت حجاب بھی ہے۔ حضرت فضل عمر کی عمر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اتنی تو نہ تھی کہ وہ حضور کو کوئی مشورہ دیا کرتے۔ لیکن ایک رنگ توارد الہامی کا یہاں بھی پایا جاتا ہے۔ اس کی مثال وہ رویا حضرت فضل عمر کی ہے۔ جس میں آپ نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انی مع الافواج اتیک بغتۃ والا الہام ہوا ہے۔ جب یہ خواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ بالکل درست تھی مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ پس جس طرح حضرت عمرؓ کا القا ربانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اسی طرح حضرت فضل عمر کا رویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کی صورت میں ظاہر ہوا یہ چوتھی مماثلت ہے۔

(۵)

پانچویں مماثلت یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی دنیا میں ان کے جنتی ہونے کی بشارت دیدی تھی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی حضرت فضل عمر کو اپنی اولاد میں ہونے کی وجہ سے جنت کی بشارت اسی دنیا میں دے دی۔ جب آپؑ نے یہ فرمایا کہ مقبرہ بہشتی میں داخل ہونے کے لئے میری نسبت اور میرے اہل وعیال کی نسبت خدا نے استثنا رکھا ہے۔۔۔ ۔۔۔ اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔ یعنی میری اولاد اور میری بیوی کو خدا تعالیٰ نے جنتی بنایا ہے۔ اور مجھے ان کے بہشتی ہونے کی اطلاع اس کی طرف سے مل چکی ہے۔ علاوہ ازیں مخصوص طور پر بھی حضور کے جنتی ہونے کی بشارت حضور کے تولد ہونے سے پہلے ہی الہاماً دی گئی تھی۔ جیسے کہ فرمایا "تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا" یعنی بر خلاف قول مولوی مصری کے پسر موعود کا انجام اچھا ہوگا۔ اور اسکی روح کا رفع آسمان کی طرف ہوگا۔

(اس موقع پر ایک ضمنی بات بیان کرنی ضروری ہے کہ پیغامی کہا کرتے ہیں کہ اوروں کے لئے تو یہ مقبرہ بہشتی تھا مگر مسیح موعود کے اہل وعیال کے لئے یہ خاندانی مقبرہ ہے۔ کیونکہ ان کی طرف سے کوئی وصیت کی رقم داخل نہیں کی گئی۔ اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ حضور نے مقبرہ کی بنیاد رکھنے کے وقت اپنی جائداد میں سے اس وقت کے حساب سے ایک ہزار روپیہ کی زمین چندہ میں یعنی وصیت میں دی تھی۔ حضور کو تو خود وصیت کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ آپ کو تو فریقین بالاتفاق راسے جنتی مانتے ہیں۔ پس یہ ہزار روپے کی زمین حضورؑ نے دراصل اپنے اہل وعیال ہی کی طرف سے دی تھی)

(۶)

چھٹی مشابہت حضرت عمرؓ اور حضرت فضل عمر کے مزاجوں کی مماثلت ہے۔ حضرت عمر کی غیرت دینی اور جلال کون ہے جو نہیں جانتا۔ اور یہاں حضرت

فضل عمر کے بارے میں یہ الہام ہے۔ "جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کا موجب ہو گا" نیز "خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے"

سب جماعت کے لوگ جانتے ہیں کہ دینی معاملہ میں غیرت اور جلال حضرت فضل عمر کی ایک نمایاں خصوصیت ہے جس طرح کہ وہ حضرت عمرؓ کی تھی۔

(۷)

ساتویں مشابہت حضرت عمر کے ساتھ حضرت فضل عمر کی یہ ہے کہ آپ بھی محدّث ہیں یعنی مُلہَم۔ اور حضور کے حق میں خدا نے فرمایا ہے کہ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے (یعنی کلام)

اسی طرح حضرت عمرؓ کی بابت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امم سابقہ کے محدّثوں کی طرح عمرؓ بھی ایک محدث اور ملہم ہے۔ چنانچہ کئی آیتوں کے مضامین پہلے حضرت عمر کے دل پر نازل ہوئے پھر قرآن میں وحی متلو کی صورت میں آ گئے۔ اور بعض آپ کے رویاء اور کشف بھی مشہور ہیں۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میرے بعد خوگر ایسی کسی نبی نے آنا ہوتا تو وہ عمر ہوتا یا یہ کہ میں نہ مبعوث ہوتا تو عمر مبعوث ہوتا یہ سب باتیں نور نبوت اور الہامی فطرت اور وحی کی برداشت کی طاقت پر دلالت کرتی ہیں۔ اور ان ہی باتوں کو احمدیہ جماعت کے لوگ حضرت فضل عمر میں بھی ہمیشہ سے دیکھ رہے ہیں۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی گائے لئے جاتا تھا کہ تھکان کے مارے خود اس گائے پر سوار ہو گیا۔ گائے نے اس سے کہا کہ ہم تو کاشتکاری کے لئے پیدا کی گئی ہیں نہ کہ سواری کے لئے۔ صحابہ نے عرض کیا سبحان اللہ کیا گائے بیل بھی بولا کرتے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اس بات کو مانتا ہوں۔ بلکہ ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی مانتے ہیں۔ حالانکہ وہ دونوں اس مجلس میں موجود نہ تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں صاحب کشف تھے۔ کیونکہ سب معاملہ اس گائے کی تقریر کا کشفی ہے۔ رہا اس کا ثبوت سو یہ ہے کہ ایک دفعہ اپنی خلافت کے زمانہ میں حضرت عمرؓ نے جمعہ کا خطبہ پڑھتے پڑھتے "یا سادیۃ الجبل یا سادیۃ الجبل" پکار کر فرمایا۔ حاضرین خطبہ حیران ہوئے اور بعد نماز جمعہ اس کی بابت آپ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اسلامی لشکر کو میدان جنگ میں سخت مصیبت میں دیکھا اور ساتھ ہی یہ نظارہ دیکھا۔ کہ اگر وہ پہاڑ کی طرف پناہ لے لیں تو بچ سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے سردار لشکر ساریہ کو آواز دی کہ پہاڑ کی پناہ لو۔ پہاڑ کی پناہ لو۔ کچھ مدت کے بعد جب اس لشکر کے لوگ مدینہ میں آئے۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم دشمن کے نرغے میں آ گئے تھے۔ لیکن ایک آواز آئی۔ کہ اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لو۔ پس ہم ادھر چلے گئے۔ اور تباہی سے محفوظ ہو گئے۔ سو یہ مشہور کشف ہے جو حضرت عمرؓ کو صاحب کشف ہونا ثابت کرتا ہے۔ اسی طرح اذان کے کلمات بھی آپ کی معرفت ہی ہم مسلمانوں کو ملے ہیں۔ پس چونکہ خود محدّث، ملہم اور صاحب کشف تھا اس لئے یہ ماننا کیا مشکل تھا کہ بیل کلام کرتا ہے یا بچھڑا بولتا ہے۔ ہاں عام لوگوں کے لئے یہ بات واقعی قابل فہم تھی

اسیطرح ہمارے فضل عمر بچپن سے صاحب کشف و رویا و الہام ہیں۔ اور ان کا صرف ایک یمزق تنھم والا الہام ہی ۱۹۱۴ء سے آج تک بھوسے کی طرح اہل پیغام کو توڑ توڑ کر اور پراگندہ کر کے دائمی حجت ان لوگوں پر پوری کر رہا ہے۔ اور جب سے یہ دوسری جنگ عظیم شروع ہوئی ہے تب سے تو یہ سلسلہ بہت نمایاں اور کثرت سے ہو گیا ہے۔ یہ ساتویں مشابہت ہوئی۔

(۸)

آٹھویں مشابہت حضرت فضل عمر کی حضرت عمرؓ سے یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان اللّٰہ وضع الحق علٰی لسان عمر یعنی اللہ تعالیٰ نے حق کو عمرؓ کی زبان پر رکھا ہے۔ اور ایک جگہ روایت ہے کہ خدا نے حق کو عمر کی زبان اور دل دونوں پر جاری کیا ہے۔ سو ایسے ہی الفاظ حضرت فضل عمر کے حق میں الہام الٰہی نے فرمائے ہیں۔ جہاں آپ کو مظہر الحق والعلاء کہا گیا ہے۔ اور آپ کا نام روح الحق رکھا گیا ہے۔ اور آپ کے آنے کو جاء الحق وزھق الباطل فرمایا گیا ہے فما ذا بعد الحق الا الضلال۔ پس یہ آٹھویں مماثلت ہوئی

(۹)

نویں مماثلت دین کے متعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رویا دیکھی کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔ اور وہ قمیصیں پہنے ہوئے ہیں۔ کسی کی قمیص چھاتی تک ہے کسی کی اس سے بھی کم: اتنے میں عمرؓ آپ کے روبرو لائے گئے۔ اس حال میں کہ ان کی قمیص اتنی لمبی تھی کہ زمین پر گھسٹتی جاتی تھی۔ اور وہ اسے کھینچتے تھے۔ صحابہ نے عرض کیا حضور اس خواب کی کیا تعبیر ہے آپ نے فرمایا دین۔ سو یہاں بھی یہی حال ہے کہ اس قدر دین اور قرآن کے حقائق و معارف حضرت فضل عمر کو دیئے گئے ہیں کہ ہر جلسہ پر آنے والا۔ ہر مجلس میں حاضر ہونے والا۔ ہر خطبے کا سننے والا اور ہر وہ شخص جو آپ کی کتابوں اور تفسیر کا مطالعہ کرتا ہے اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ واقعی سر سے پیر تک یہ شخص دین اور کلام اللہ کے معارف سے اس طرح بھرا ہوا ہے جس طرح بلا ٹنگ پیپر اگر پانی میں ڈالا جائے تو پانی سے بھر جاتا ہے اور اس کے ہر بُن مُو سے دین ہی دین پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ اور ہمارے لئے تو یہی کافی ہے کہ نبوت جیسے عظیم الشان دینی مسئلہ کی حقیقت حضور کی وجہ سے ہی جماعت میں متمکن ہوئی

(۱۰)

دسویں مشابہت یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں دعا فرمایا کرتے تھے کہ یا الٰہی اسلام کو معزز اور غالب کر دے یا تو ابو جہل کو مسلمان کر کے یا عمر ابن خطاب کو مسلمان کر کے۔ سو حضرت عمر کو خدا نے مسلمان کر دیا اور ان کی وجہ سے اسلام کی نصرت عزت اور غلبہ کچھ تو فوراً ظاہر ہو گیا۔ لیکن آگے چلکر آپ کی خلافت کے زمانہ میں تو اس قدر غلبہ اور نصرت اسلام کو حاصل ہوئی۔ کہ حدّ بیان سے باہر ہے۔ بالکل اسی طرح حضرت فضل عمر بھی حضرت مسیح موعودؑ کی چالیس شبانہ روز کی دعاؤں کے نتیجہ میں پیدا ہوئے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ میری اولاد کے ذریعے خدا نے ترقی و نصرت اسلام کی بنیاد ڈالنے کا وعدہ کیا ہے۔ وہ وعدہ بھی ہم نے اس مصلح موعود کے زمانہ میں بشدت پورا ہوتا دیکھ لیا فالحمد للّٰہ علٰی ذالک

(۱۱)

مذکورہ بالا باتوں کے علاوہ نظام سلسلہ کا قیام اور ہر قومی محکمہ کا الگ الگ تعین۔ مجلس شوریٰ کا قائم کرنا سنہ ہجری شمسی کی ترویج۔ مختلف قسم کی جماعتی مردم شماریوں کی ابتدا شعر کا ذوق۔ قوت تقریر۔ امیر المومنین کا لقب اختیار کرنا۔ سیاست و تدبیر عورتوں کے حقوق اور تعلیم کا انتظام دین کے لئے واقفین کا سلسلہ چلانا غرض یہ اور ایسی بہت سی اور باتیں ہیں جو حضرت عمرؓ کی طرح اس زمانہ میں آپ کی امتیازی خصوصیات میں داخل ہیں

سیدنا حضرت محمود کی شان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جنہیں خدا تعالیٰ نے حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر قرار دیا ہے جنہیں آسمانی نوروں سے معمور فرمایا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے حقائق و معارف قرآن سے امتیازی طور پر بہرہ ور فرمایا ہے۔ صفحۂ زمین پر اہل علم و ادب موجود ہیں۔ صوفیا اور گدی نشین بھی موجود ہیں۔ مگر کوئی انسان اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ معارف قرآن مجید

"مصلح موعود" کی الہامی تعیین

اے فخرِ رسل قربِ تو معلومم شد ٭ دیر آمدۂ زِ راہِ دُور آمدۂ

(از جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے۔ ایل ایل۔بی پلیڈر گجرات)

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مصلح موعود ہونا صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریرات ہی سے ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی اس وحی سے بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ چنانچہ مصلح موعود کی الہامی تعیین کے تین ناقابلِ تردید دلائل ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اور اس عبارت تک کہ "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" پہلے بشیر (یعنی بشیر مرحوم خادم) کی نسبت پیشگوئی ہے۔ ۔۔۔ اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔" (سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۱۷، ۱۸)

"بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ ۔۔۔ مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔" پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔" (سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۲۱)

مندرجہ بالا اقتباسات سے صاف طور پر ثابت ہو گیا۔ کہ مصلح موعود کا ایک نام "بشیر ثانی"، یا "دوسرا بشیر"، بھی ہے۔ اب اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک "بشیر ثانی"۔ یا "دوسرا بشیر"، سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی ہیں۔ تو اس کے ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہو جائے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضور ہی مصلح موعود ہیں۔ اب دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو "بشیر ثانی"، اور "دوسرا بشیر"، قرار دیا ہے ملاحظہ ہو:۔

"اَقُصُّ عَلَیْکَ قِصَّۃً عَجِیْبَۃً وَّحِکَایَۃً غَرِیْبَۃً اِنَّ لِیْ کَانَ اِبْنًا صَغِیْرًا وَّکَانَ اِسْمُہٗ بَشِیْرًا فَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ فِیْ اَیَّامِ الرِّضَاعِ وَاللّٰہُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰثَرُوْا سُبُلَ التَّقْوٰی وَالْاِرْتِیَاعِ فَاُلْہِمْتُ مِنْ رَّبِّیْ اِنَّا نَرُدُّہٗ اِلَیْکَ تَفَضُّلًا عَلَیْکَ وَکَذَالِکَ رَأَتْ اُمُّہٗ اَنَّ الْبَشِیْرَ قَدْ جَاءَ وَقَالَ اِنِّیْ اُعَانِقُکِ اَشَدَّ الْمُعَانَقَۃِ وَلَا اُفَارِقُ بِالسُّرْعَۃِ فَاَعْطَانِیَ اللّٰہُ بَعْدَہٗ اِبْنًا وَّھُوَ خَیْرُ الْمُعْطِیْنَ فَعَلِمْتُ اَنَّہٗ ھُوَ الْبَشِیْرُ وَقَدْ صَدَقَ الْخَبِیْرُ فَسَمَّیْتُہٗ بِاِسْمِہٖ وَاَرٰی حِلْیَۃَ الْاَوَّلِ فِیْ جِسْمِہٖ فَثَبَتَتْ عَادَۃُ اللّٰہِ بِرَأْیِ الْعَیْنِ اَنَّہٗ یَجْعَلُ شُرَکَاءَ فِیْ اِسْمٍ رَجُلَیْنِ" (سرّ الخلافہ صفحہ ۶۳)

یعنی میں تمہیں ایک عجیب واقعہ اور نادر بات سُناتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ میرا ایک چھوٹا لڑکا تھا جس کا نام بشیر تھا۔ اُسے ایامِ رضاعت ہی میں اللہ تعالیٰ نے وفات دی (اور خدا ہی اہلِ تقویٰ کے لئے بہتر اور باقی رہنے والا ہے) پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا کہ ہم اس بشیر کو فضل کے طور پر واپس لوٹائیں گے۔ اور اسی طرح بشیر کی والدہ (حضرت ام المومنین متعنا اللہ بطولِ حیاتہا) نے بھی رویا میں دیکھا کہ وہی بشیر آگیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اے اماں! میں آپ کے ساتھ نہایت اچھی طرح سے معانقہ کروں گا۔ اور اب جلد آپ سے جُدا نہیں ہونگا۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک اور بیٹا عطا فرمایا۔ (اور خدا ہی بہتر عطا کرنے والا ہے۔) پس مجھے یہ علم دیا گیا۔ کہ یہ وہی بشیر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبر سچی نکلی۔ پس میں نے اس لڑکے کا نام بھی پہلے لڑکے کے نام کے مطابق بشیر ہی رکھا۔ اور میں اس دوسرے لڑکے میں بھی پہلے لڑکے ہی کی شکل وصورت دیکھتا ہوں۔ پس اس سے ثابت ہوا۔ کہ کبھی ایک ہی نام میں دو آدمیوں کو شریک بنانا اللہ تعالےٰ کی سنت ہے۔"

مندرجہ بالا عبارت سے علاوہ اور بہت سے امور کے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں:۔

(۱) یہ کہ "بشیر ثانی" یعنی مصلح موعود نے حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگم (متعنا اللہ بطولِ حیاتہا) ہی کے بطن مبارک سے پیدا ہونا تھا۔

(۲) یہ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی "بشیر ثانی" اور مصلح موعود ہیں۔

(۳) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا "بشیر ثانی" ہونا اللہ تعالےٰ کی طرف سے دئے ہوئے علم کی بناء پر ہے نہ کہ محض اندازہ کے طور پر۔

(۴) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بشیر اول کے مثیل ہیں۔

یہ عبارت اپنے مطالب کے لحاظ سے "مصلح موعود" کی الہامی تعیین کے لئے نص قطعی ہے۔ اور منکرین خلافت کی تمام دُوراز کار تاویلات کو ردّ کرنے کیلئے حجت ملزمہ۔

(۲)

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں مصلح موعود کی پیدائش کی بشارت ان الفاظ میں دی گئی ہے:۔

"مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔"

یہ تو مسلّم ہے کہ اس عبارت میں لفظ "اُس"، کا مشارٌ الیہ بشیر اول مرحوم ہے۔ (دیکھو سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ) اور بتایا یہ گیا ہے۔ کہ مصلح موعود بشیر اوّل کے "ساتھ"، ہے۔ اور یہ کہ وہ "اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔" اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"کھل گیا۔ کہ (بشیر اول) مصلح موعود نہ تھا۔ مگر مصلح موعود کا بشیر تھا۔"

(مکتوب بنام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ۴ر دسمبر ۱۸۸۸ء)

"بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ اسلئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔"

(سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۲۱)

پس ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی عبارت میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ مصلح موعود کی آمد بشیر اول کے "ساتھ"، یعنی قریب ہوگی۔ اب اس نتیجہ کو ذہن نشین کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل الہام ملاحظہ فرمائیں:۔

"سَیُوْلَدُ لَکَ الْوَلَدُ وَیُدْنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۶۶ و تذکرہ صفحہ ۲۱۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس الہام کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں:۔

"تیرے لئے ایک لڑکا پیدا کیا جائیگا۔ اور فضل تجھ سے نزدیک کیا جائیگا یعنی خدا کے فضل کا موجب ہوگا۔ اور شکل وشباہت میں فضل احمد سے جو دوسری بیوی سے میرا لڑکا ہے مشابہت رکھیگا۔ اور میرا نور قریب ہے۔ (شاید نور سے مراد پسر موعود ہو)"

(تریاق القلوب تقطیع کلاں صفحہ ۴۲ خورد صفحہ ۸۲)

الہام مندرجہ بالا کے الفاظ "سیولد لک الولد ویدنیٰ منک الفضل" میں بالاتفاق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کی ولادت کی پیشگوئی فرمائی گئی تھی۔ جیساکہ حضرت مسیح موعودؑ نے خود بھی اشتہار ۲۰ر اپریل ۱۸۹۰ء و تریاق القلوب کلاں صفحہ ۴۲ میں اسکی تصریح فرمادی ہے۔ اور "اِنَّ نوری قریب"، کے الفاظ میں مصلح موعود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی پیدائش کے لحاظ سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے "قریب" ہے

مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے اور شیخ مصری صاحب نے تریاق القلوب کی مندرجہ بالا عبارت سے یہ مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے کہ

کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک مصلح موعود کی پیدائش حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی پیدائش کے بعد ہونے والی تھی۔ کیونکہ لفظ "قریب" کا مطلب ان کے نزدیک یہ ہے۔ کہ وہ "سیولد لك الولد" کے مصداق بیٹے کے بعد ہی پیدا ہوگا۔ نہ یہ کہ وہ اس سے پہلے پیدا ہو چکا ہے۔ لیکن یہ تاویل محض ایک بے بنیاد وسوسہ ہے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ لفظ "قریب" کا ہرگز وہ مفہوم نہیں۔ جو مولوی محمد علی صاحب یا مصری صاحب نے بیان کیا ہے۔ بلکہ اگر اس لفظ "قریب" کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک دوسرے الہام کی روشنی میں (جس میں بھی لفظ "قریب" استعمال ہوا ہے) رکھ کر دیکھا جائے۔ تو اس سے نہ صرف یہ غلط فہمی دور ہو جاتی ہے۔ بلکہ مصلح موعود کی الہامی تعیین بھی ہو جاتی ہے اسی تریاق القلوب تقطیع کلاں صفحہ ۱۱۴ و تقطیع خورد صفحہ ۲۳ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ ذیل الہام لیکھرام پشاوری کی ہلاکت کے متعلق درج ہے۔

ستعرف یوم العید و العید اقرب۔ اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یہ ہے۔

"اور عید کا دن نشان سے بہت قریب اور ساتھ ملا ہوا ہوگا۔"

گویا اس الہام الٰہی میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ جس دن لیکھرام پشاوری قتل کیا جائیگا اس کے بالکل قریب "یعنی ساتھ ملا ہوا" دن عید کا ہوگا۔ آؤ اب دیکھیں کہ لیکھرام کس دن قتل ہوا۔ اور عید کا دن کونسا تھا۔ آیا قتل لیکھرام کے بعد کا اگلا دن یا اس سے پہلا دن؟ سو حضرت مسیح موعود تریاق القلوب کے اسی صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ لیکھرام ۶ مارچ ۱۸۹۷ء بروز ہفتہ قتل ہوا۔ اور عید اس سے پہلے دن یعنی ۵ مارچ بروز جمعہ تھی۔ گویا الہام الٰہی میں جو "قریب" کا لفظ استعمال ہوا۔ تو اس سے مراد یہ تھی۔ کہ جس روز لیکھرام قتل ہوگا۔ اس سے قبل اس کے ساتھ بالکل ملا ہوا دن عید کا ہوگا۔

پس اس الہام الٰہی سے لفظ "قریب" کا مفہوم واضح ہو گیا۔ کہ اس لفظ سے مراد بالکل متصل پہلے آنے والا بھی ہو سکتا ہے اب لفظ "قریب" کے مفہوم کی وضاحت کے بعد الہام "ان نوری قریب" کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے الہام "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا" کے ساتھ ملا کر دیکھیں تو نتیجہ صاف ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان دو مختلف الہامات میں مصلح موعود کی پیدائش کو ایک طرف بشیر اول مرحوم اور دوسری طرف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی پیدائش کے "ساتھ" اور "قریب" قرار دیا ہے۔ جس سے لازماً ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے۔ اور وہ یہ کہ مصلح موعود ان دونوں بیٹوں کے درمیان پیدا ہونے والا بیٹا ہے۔ گویا ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے الہام میں تو یہ بتایا گیا تھا۔ کہ بشیر اول مرحوم کے بعد مصلح موعود پیدا ہوگا۔ اور الہام "ان نوری قریب" میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ وہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے قریب اور ساتھ ملا ہوا ہوگا۔ اب ظاہر ہے۔ کہ بشیر اول مرحوم اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے درمیان پیدا ہونے والا فرزند بجز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں۔ اور نہ حضور کے سوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی ایسا بیٹا ہے۔ جو ایک طرف تو بشیر اول مرحوم کے "ساتھ" ہو۔ اور دوسری طرف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے بھی "قریب" ہو۔ جیسا کہ ترتیب پیدائش کے مطابق ذیل کے نقشہ سے ظاہر ہے۔

بشیر اول مرحوم
حضرت مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے
حضرت مرزا شریف صاحب
مرزا مبارک احمد مرحوم

یہ ترتیب دیکھنے سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ بشیر اول کے "ساتھ" اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے "قریب" کوئی اور بیٹا ہو ہی نہیں سکتا۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب بیشک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے "قریب" ہیں۔ مگر وہ بشیر اول مرحوم کے "ساتھ" نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ بشیر اول مرحوم اور ان کے درمیان دو فرزند ہیں۔ مرزا مبارک احمد مرحوم تو کسی طور سے بھی ان الہامات کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ نہ وہ بشیر اول مرحوم کے "ساتھ" ہیں۔ اور نہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے "قریب"

پس صرف اور صرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔ جن پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ہر دو الہامات بغیر کسی تاویل کے درست طور پر چسپاں ہوتے ہیں۔ پس الہام الٰہی کی تعیین کے رُو سے واضح اور روشن طور پر حضور کا مصلح ہونا ثابت ہو گیا۔ جس کے بالمقابل حاسدوں کی کوئی تاویل کارگر نہیں ہو سکتی کیونکہ الہام الٰہی نے صاف صاف لفظوں میں مصلح موعود کو ایک طرف تو بشیر اول مرحوم کے "ساتھ" آنے والا اور دوسری طرف قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے "قریب" ظاہر ہونے والا قرار دے کر بتا دیا۔ کہ مصلح موعود وہی فرزند ہے۔ جو ان دو بیٹوں کے درمیان پیدا ہوا۔ اس میں مصلح موعود کی انتظار کرنے والوں کو یہ بھی صاف طور پر بتا دیا۔ کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی ولادت باسعادت واقعہ میں آ جائے۔ تو پھر اس کے بعد مصلح موعود کی پیدائش کی انتظار اس صدی میں یا کسی اگلی صدی میں نہ کرنا۔ کیونکہ مصلح موعود کی ولادت کا زمانہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی ولادت سے پہلے ہے نہ کہ بعد۔

یاد رہے کہ تریاق القلوب صفحہ ۱۱۴ کا مندرجہ بالا حوالہ جسے خاکسار نے مصلح موعود کی الہامی تعیین کے لئے بطور دلیل پیش کیا ہے۔ منکرین خلافت کا وہ مایۂ ناز حوالہ ہے۔ جسے پیش کر کے وہ عرصہ سے عوام کو یہ مغالطہ دیتے چلے آ رہے ہیں۔ کہ گویا اس سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مصلح موعود ہونے کی تردید ہوتی ہے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اسی عبارت سے جس کو دشمن اپنے تعصب اور عدم بصیرت کے باعث اپنے خیال کا مؤید سمجھتا تھا۔ خود اس کے باطل عقیدہ کی پوری پوری تردید ہو کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مصلح موعود ہونے کی الہامی تعیین بھی اسی سے ہو گئی فالحمد للہ علیٰ ذالک

(۳)

بشیر اول مرحوم کی نسبت مندرجہ ذیل وحی الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی۔

انا ارسلناہ شاهداً ومبشراً ونذیراً۔ کصیب من السماء فیه ظلمات ورعد وبرق۔ کل شئ تحت قدمیه

اس الہام کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"یعنی ہم نے اس بچہ (بشیر اول مرحوم) کو شاہد اور مبشر اور نذیر ہونے کی حالت میں بھیجا ہے۔ اور یہ اس بڑے مینہ کی مانند ہے۔ جس میں بڑی بڑی تاریکیاں ہوں اور رعد اور برق بھی ہو۔ یہ سب چیزیں اس کے دونوں قدموں کے نیچے ہیں۔ یعنی اس کے قدم اٹھانے کے بعد جو اس کی موت سے مراد ہے ظہور میں آجائینگی۔ سو تاریکیوں سے مراد آزمائش اور ابتلا کی تاریکیاں تھیں۔ جو لوگوں کو اس کی موت سے پیش آئیں۔ اور ایسے سخت ابتلاء میں پڑ گئے جو ظلمات کی طرح تھا۔ . . . . اور الہامی عبارت میں جیسا کہ ظلمت کے بعد رعد اور روشنی کا ذکر ہے۔ یعنی جیسا کہ اس عبارت کی ترتیب بیانی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پسر متوفی کے قدم اٹھانے کے بعد پہلے ظلمت آئے گی۔ اور پھر رعد اور برق اسی ترتیب کے رو سے اس پیشگوئی کا پورا ہونا شروع ہوا۔ یعنی پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلاء کی ظلمت وارد ہوئی اور پھر اس کے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے۔ اور جس طرح ظلمت ظہور میں آ گئی۔ اسی طرح یقیناً جاننا چاہیئے۔ کہ کسی دن وہ رعد اور روشنی بھی ظہور میں آ جائے گی۔ جس کا وعدہ دیا گیا ہے . . . . بذریعہ الہام بتایا گیا۔ اور صاف ظاہر کیا گیا۔ کہ ظلمت اور روشنی دونوں اس لڑکے کے قدموں کے نیچے ہیں۔ یعنی اس کے قدم اٹھانے کے بعد

جو موت سے مراد ہے ان کا آنا ضرور ہے۔ سو اے وے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو۔ بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔"

(سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۶ ۱۷)

یہ عبارت جس میں اللہ تعالےٰ کی وحی کی تشریح خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم مبارک سے کی گئی ہے۔ اپنے مطالب کے لحاظ سے بالکل واضح ہے۔ اس میں بالصراحت بتایا گیا ہے۔ کہ مصلح موعود کی ولادت بشیر اول مرحوم کی وفات کے جلد ہی بعد بالاتصال مقدر تھی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ عبارت سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کی ہے۔ جس کی اشاعت قریباً ۴۰ دن کے بعد ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ولادت باسعادت ہوئی۔ جو اللہ تعالےٰ کے الفاظ نور آتا ہے نور اور حضرت مسیح موعود کے الفاظ "اس کے بعد اب روشنی آئے گی" کو پورا کرنے والی تھی۔ پس اس الہامی تعیین کے رو سے بھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا مصلح موعود ہونا ثابت ہوا۔

میں نے اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی بیان فرمودہ تعیین کو بطور سند پیش نہیں کیا بلکہ وحی الٰہی کی بیان کردہ تعیین کو لیا ہے۔ تاکہ مخالف یہ نہ کہہ سکے کہ اس میں اجتہادی غلطی کا امکان ہے جب خدا تعالےٰ کی پاک وحی سے صاف صاف اور ناقابل تاویل صراحت سے ثابت ہو گیا۔ کہ سیدنا محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی مصلح موعود ہیں۔ تو پھر اس کے بعد شکوک و شبہات کی شب تاریک و تار میں بھٹکنے والے دشمنان خلافت کی دور از کار تاویلات حق و صداقت کے نور کو چھپانے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتیں۔

مولوی محمد علی صاحب کا اظہار غیظ و غضب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رؤیا متعلقہ مصلح موعود شائع شدہ "الفضل" یکم فروری ۱۹۴۴ء کو مولوی محمد علی صاحب نے بغض و حسد کی آگ میں جل کر اپنے خطبہ جمعہ شائع شدہ پیغام صلح ۹ فروری ۱۹۴۴ء میں "امانی" اور "آرزوؤں" کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ ہمیں مولوی صاحب کے اس طرز کلام پر کوئی افسوس نہیں کیونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین بھی حضور کے ان الہامات کو جن میں حضور کے مقام مسیحیت کا ذکر ہے "امانی" اور "آرزو" ہی کے نام سے موسوم کرتے چلے آئے ہیں۔ بلکہ دنیا میں آج تک کوئی ایک مصلح بھی ایسا نہیں گزرا۔ جس کے منکرین نے ان کے الہامات و کشوف کو منجانب اللہ تسلیم کرتے ہوئے بے چون و چرا ان کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہو بلکہ اکثر منکرین تو ایسے الہامات کو مفتریات قرار دے کر سرے سے ان کے وجود ہی کا انکار کر جاتے ہیں۔ بہرکیف اب جبکہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی مقدس سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا مصلح موعود ہونا ثابت کر دیا ہے۔ یہ دیکھنا باقی ہے کہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس وحی کو بھی از قبیل "امانی" قرار دینے کی جرأت کرتے ہیں۔ یا خدا تعالےٰ کے غضب سے ڈر کر مصلح موعود کے دامن سے وابستہ ہو جاتے ہیں۔

"خوشی کس بات کی ہے"

مولوی محمد علی صاحب اپنے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔ کہ

"اگر کوئی مصلح موعود ہو بھی گیا تو خوشی اور تاروں کا کونسا موقعہ ہے"۔ "مجھے ان باتوں پر ہنسی نہیں بلکہ رونا آتا ہے۔ کیا اس کی نظیر کہیں پہلے بھی ہے کہ خدا نے کسی کو ایسا مقام دیا ہو۔ تو اس طرح خوشی منائی گئی ہو"۔ (پیغام صلح ۹ فروری ۴۴ء صفحہ ۲)

مولوی صاحب کے اس استفسار کے جواب میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ بالا فرمان ہی جو حضور نے مصلح موعود کا انتظار کرنے والے مومنین کو مخاطب کر کے تحریر فرمایا نقل کرتے ہیں حضور فرماتے ہیں:

"سو اے وے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو۔ بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔" (سبز اشتہار صفحہ ۱۷)

پس اس روشنی کے آجانے پر جماعت احمدیہ کا خوش ہونا اور خوشی سے اچھلنا ایک طبعی اور قدرتی امر ہے۔ جس کی سند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ بالا تحریر میں موجود ہے۔ اور اس خوشی اور شادمانی کے بالمقابل دوسری طرف مولوی محمد علی صاحب کا رونا بھی طبعی اور قدرتی ہے۔ کیونکہ وہ اور ان کے رفقا ایک لمبے عرصہ سے اس تنکے کا سہارا لیتے چلے آرہے تھے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اپنے آپ کو مصلح موعود قرار نہیں دیتے۔ لیکن اس الٰہی انکشاف نے ان کے اس تنکے کو بھی توڑ کر رکھ دیا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب وہ روشنی آئے گی۔ تو ظلمت کے خیالات کو بالکل سینوں اور دلوں سے مٹا دے گی۔ اور جو جو اعتراضات غافلوں اور مردہ دلوں کے مونہہ سے نکلے ہیں۔ ان کو نابود و ناپدید کر دے گی۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۱۷)

پس آج اگر ایک طرف جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے فضل و احسان کے باعث خوشیاں مناتی اور دوسری طرف مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو اپنے "ظلمت کے خیالات" اور "اعتراضات" کو "نابود و ناپدید" ہوتا دیکھ کر "رونا آتا ہے" تو یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی متعلقہ مصلح موعود ہی کا ایک جزو ہے جو پورا ہو رہا ہے ؎

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پیشگوئی مصلح موعود کی پوری ہوئی

(از مکرم قاضی اکمل صاحب)

پھر بہار آئی۔ خدا کی بات۔ پھر پوری ہوئی — بارگاہِ حسن میں پھر دل کی منظوری ہوئی
پھر کھلا کوئی گلِ رعنا دیارِ شوق میں — جس کی خوشبو سے دماغوں میں یہ کستوری ہوئی
پھر سحابِ فیضِ حق برسا زمینِ قلب پر — پھر نئے سر سے نمایاں تازہ انگوری ہوئی
پھر ستارہ صبح کا مشرق میں جلوہ گر ہوا — پھر فضاءِ کائنات عشقِ حق نوری ہوئی
پھر ہوئے سامانِ سرمستی مبارک۔ میکشو! — از سرِ نو پھر ہری وہ شاخِ انگوری ہوئی
پھر ہوئے رخشندہ ذرّے ذرّے میں انوارِ حق — سرزمینِ قادیاں دارالاماں طوری ہوئی
پھر پرِ پرواز۔ پروانوں کے ہیں سرگرمِ سوز — پھر فروزاں معرفت کی شمع کافوری ہوئی
پھر مسیحی نفس نے دکھلایا ہے دستِ شفا — رفعِ سب روحانی بیمار دل کی رنجوری ہوئی
پھر قریب آکر وہ دیدِ یار سے ہوں مستفید — جو سمجھتے تھے کہ ہم کو بزم سے دوری ہوئی
پھر لبِ ساقی پہ ہے رازِ دلِ ہشیار کو — انجمن آرا۔ دلستاں میں وہ "مستوری" ہوئی
بادۂ گلگونِ عرفاں آگیا پھر جوش میں — مستیاں بٹنے لگیں۔ ہشیار مخموری ہوئی
نغمہ پیرا پھر ہوا ہے "عندلیبِ قادیاں" — گلبنِ احمد میں پھر پھولوں کی بھرپوری ہوئی
دیکھ لو "مہدی" کا "فرزندِ گرامی ارجمند"[1] — حضرتِ حق میں دعا کی کیسی منظوری ہوئی
جلد جلد آتا بڑھا ہے آج امام اقوام کا — قرب و وصلِ حق ہے آساں۔ دور مہجوری ہوئی
نصرتِ ناصر سے ہے منصور، شہرت دور دور — غیب سے جو بات بتلائی گئی پوری ہوئی
وہ علومِ ظاہری و باطنی بخشے گئے — جن سے حل ہر مشکلِ دیں۔ معنوی شعوری ہوئی
حملہ اسلامی تمدن پر ہوا تو چارہ ساز — حسن و احسانِ مسیحا ہی کی مشہوری ہوئی
کون ہے؟ بتلاؤ وہ محمود احمد کے سوا — چار سو عالم میں جس کی نیک مشہوری ہوئی

سجدہ ہائے شکر اکمل کیوں نہ لائیں ہم بجا
پیشگوئی مصلح موعود کی پوری ہوئی

[1] یعنی پسر حضرت مسیح موعودؑ

عظیم الشّان آسمانی نشان

مومنوں کے لئے عید اور منکرین پر اتمامِ حجّت

(از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری)

(۱)

۱۸۶۸ء و ۱۸۶۹ء کی بات ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام پر الہام نازل ہوا کہ:۔

"وہ (خدا) تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

بعد ازاں کشوف و الہامات کا پیہم سلسلہ شروع ہو گیا جس میں حضور علیہ السلام کو اپنی ذات۔ اپنی ذریّت اور اپنے دین یعنی اسلام کے متعلق نہایت شاندار اور جلیل القدر بشارات دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبیوں کے ناموں سے موسوم فرمایا اور وعدہ فرمایا۔ کہ آپ کی دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا جائے گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس وحی الٰہی پر کامل یقین تھا۔ اور آپ خدائی بشارتوں کے ظہور کے منتظر تھے۔ جب ۱۸۸۴ء میں آپ کی شادی الہام الٰہی "اشکر نعمتی رأیت خدیجتی" کے مطابق خاندان سادات میں حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ تب آپ خدائی وعدہ کے ماتحت مبارک نسل کے ہونے کا یقین رکھتے تھے۔ حضور نے تحریر فرمایا ہے:۔

"چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو گا۔ اس لئے اُس نے پسند کیا کہ اس خاندان (سادات) کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۶۴-۶۵)

الہامات کے سلسلہ پر دشمنوں نے چہ میگوئیاں شروع کیں۔ معاندین اسلام نے اس پر استہزاء کرنا اپنا وطیرہ بنا لیا۔ اور اس زمانہ کے ابراہیمؑ کو ناکام و نامراد قرار دینے لگے۔ دشمن دلائل سے عاجز تھے۔ براہین کے میدان میں اُن کی درماندگی عیاں تھی۔ لیکن دنیا میں خدا کی ہستی پر کامل یقین پیدا کرنے کے لئے محض عقلی دلائل کافی نہیں۔ قربانی اور ایثار کی روح بجز زندہ نشانات کے پنپ نہیں سکتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آیات سماوی کا سلسلہ نازل فرمایا۔ آفاقی اور انفسی نشانات دکھائے۔ مگر افسوس کہ تاریکی کے فرزند اس کلام کے شنوا نہ ہوئے۔ اور اُن کے دلوں نے ان نشانوں سے تسلّی نہ پائی۔ بلکہ انہوں نے اُسے جو يحيي الدين ويقيم الشريعة کا مصداق ہو کر آیا تھا۔ مفتری اور کاذب گردانا اور اس غلط شہرت سے اکناف کو بھر دیا۔ جب خدا کے صادق کو دجّال قرار دیا گیا۔ جب آسمان سے آنے والے کو جھوٹا بتلایا گیا۔ تب وہ برگزیدہؑ اوائل ۱۸۸۶ء میں دنیا کے مخمصوں سے دُور ایک خلوت کی سرزمین یعنی ہوشیار پور میں جا گزیں ہوا۔

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خلوت نشینی اور چالیس روزہ اعتکاف میں اپنی گریہ وزاری کی حالت میں جو دعائیں کیں اور نخل اسلام کی آبیاری اور دینِ حق کی شوکت کے لئے جو التجائیں کیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر آپ کو پُر جلال الفاظ میں بشارت دی۔ کہ ایمان کے ثریا سے واپس لانے کا وقت آ پہنچا۔ اور خدائی وعدوں کے ظہور کی گھڑی آ گئی۔ اس لئے آج تجھے ایک نشان رحمت دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔"

آگے چل کر اس نشانِ رحمت کی تشریح یوں بیان فرمائی۔ کہ:۔

"تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔"

پھر اس فرزند گرامی کے اوصاف حسنہ اور خصائل حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اللہ تعالیٰ نے ان الہامات میں جو عظیم الشان بشارت دی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بہت بڑی تسلّی اور تقویت کا موجب تھی۔ حضور نے خود فرمایا ہے۔

" بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی"

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے الہامات میں موعود فرزند یا پسر موعود کا سب سے بڑا کارنامہ یہ بیان ہوا ہے۔ کہ وہ

"زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

اور یہی وعدہ ان الہامات میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بایں الفاظ ہوا۔ کہ

"خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھیگا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔"

یہ کتنا شاندار نشان ہے اور کس قدر متحدیانہ وعدہ ہے۔ اِن الہامات کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اُس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

گویا صرف یہی بشارت نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں مبارک نسل میں سے ایک خاص موعود فرزند پیدا ہو گا۔ بلکہ اس کا وجود منکروں اور مخالفوں پر حجت ملزمہ کو قائم کرنے والا ہے۔ اس کے وجود سے بہت سے اندھے بینا اور گونگے گویا ہو جائیں گے۔ بہروں کو شنوائی بخشی جائیگی۔

(۳)

اس مبارک فرزند کی ولادت الٰہی نوشتہ کے مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی اور اسی دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "تکمیل تبلیغ" کے اشتہار کے ذریعہ شرائط بیعت کو شائع کیا۔ تا اس مبارک وجود کی ولادت اور آسمانی سلسلہ کی تاسیس ایک ہی دن ہو۔ سو ایسا ہی ہوا۔ یہ ایک نہایت بر محل اشارہ تھا۔ کہ مصلح موعود سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی ہیں۔ یہ بچہ خدا کے سایہ میں جوان ہوا۔ وہ جلد جلد بڑھا اور خارق عادت طور پر ظاہری و باطنی علوم سے پُر ہوا۔ ۱۹۱۴ء میں جب مشیت ایزدی کے مطابق وہ جماعت احمدیہ کے اجماعی انتخاب اور مومنوں کی متفقہ آواز سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ دوم مقرر ہوا۔ تو اس کا فضل عمرؓ ہونا دنیا پر نمایاں ہو گیا۔ تب جماعت کے قلوب نے سختی سے محسوس کیا اور یہ عقیدہ ایک آہنی میخ کی طرح اہل ایمان کے دلوں میں گڑ گیا کہ مصلح موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ ہی ہیں۔ خدا کا نشان ظاہر ہوا۔ اس کی تائید اور نصرت نے اس کا منجانب اللہ خلیفہ ہونا روز روشن کی طرح ثابت کر دیا۔ الہامی علامتوں اور کارناموں کے پیش نظر دشمن بھی حضور کے مصلح موعود ہونے پر کوئی معقول اعتراض نہیں کر سکتے تھے۔

چنانچہ قریباً تیس سال دور خلافت اس پر گواہ ہے۔ لیکن ہنوز یہ کمی تھی۔ کہ خدا کے نطق سے بولنے والے خدا کے محمودؓ نے خود صراحت سے نہیں فرمایا تھا۔ کہ میں ہی اس پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ خدا اپنے امر پر غالب ہے۔ آخر جنوری ۱۹۴۴ء میں یعنی اصل پیشگوئی کے اٹھاونویں سال بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے حضرت محمودؓ پر تجلی فرمائی اور الہام سے آپ پر واضح کر دیا۔ کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ اور ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بطور مصلح موعود آپ کی ہی بشارت ہے۔ تب آپ نے بروز جمعہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کے جمعہ میں اس امر کا اعلان فرمایا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

یہ موقع اہل ایمان کے لئے روحانی عید کا موقعہ ہے۔ خدا کے حضور سجداتِ شکر بجالانے کا موقعہ ہے کیونکہ خدا کا نشان ظاہر ہوا سلسلہ احمدیہ کی عظمت کے قیام کے لئے غیر معمولی سامانوں کے پیدا ہونے کا وقت آن پہنچا۔ اسلام کے ادیان باطلہ پر نمایاں طور پر غالب ہونے کا نوشتہ پورا ہونے کو ہے۔

(۴)

مصلح موعود کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا اعلان دو طور پر ہوا ہے۔

اوّل:۔ مومنوں کے اجماع اور ان کی دلوں کی روحانی شہادت کے ذریعہ۔

دوم:۔ خدا کے صاف اور واضح الہام کے ذریعہ سے۔ درحقیقت مصلح موعود کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان اور صداقت کے نمایاں کرنے کے لئے ہے۔ زندہ خدا کے زندہ کلام کی گواہی کے لئے ہے۔ اور جہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مقام کا تعلق اندرونی فتنہ یعنی غیر مبایعین سے ہے یہی کافی تھا۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے اجماع۔ دلائل عقلیہ اور براہین ظاہرہ سے ثابت کر دے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ مصلح موعود ہیں۔ لیکن جب سارے مذاہب پر غلبہ اور ساری قوموں کے برکت پانے کا زمانہ آیا تو ضروری تھا کہ خود اللہ تعالیٰ یہ ظاہر فرماتا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں جوان دنوں جب الٰہی نوشتوں کے مطابق دنیا ایک غیر معمولی انقلاب کے دروازے پر کھڑی ہے۔ اور اسلام کے احیاء کا آخری دور نمایاں طور پر ظاہر ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کو بتایا۔ کہ آپ ہی مثیل مسیح ہیں۔ اور اس دور کے لئے آپ ہی موعود خلیفہ ہیں۔ یہ خدا کا کام ہے۔ اس کی حکمت کا یہی تقاضا تھا۔ اگرچہ ابھی تک بہتوں کی نظروں میں یہ عجیب ہے۔ مگر سچ یہی ہے کہ اب عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آ گیا ہے۔ پس آؤ اے احمدی بھائیو! بالخصوص نوجوان احمدی بھائیو! کمر ہمت کس لیں۔ قربانیوں کے لئے تیار ہو جائیں خدا کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے رات اور دن کے ہر لمحہ میں تیار رہیں۔ زمین پر خدا کی خشیت کا قائم کرنا، اس کی توحید کو محکم طور پر پھیلانا، اس کے دین کی اشاعت کرنا اب ہمارا ہی فرض ہے۔ اے خدا! تو ہمیں، ہم سب کو اس فرض سے سبکدوش ہونے کی توفیق عطا فرما اور اپنے حضور قبول فرما۔ آمین یا رب العالمین۔

ایک سابقہ اعلان کی تردید

۱۸ فروری کے الفضل میں جو یہ لکھا گیا ہے۔ کہ ضلع ہوشیارپور اور جالندھر کی جماعتیں جلسہ ہوشیارپور کے مہمانوں کے کھانے کے لئے آٹا مہیا کریں گی۔ اس اعلان کو منسوخ کیا جاتا ہے کیونکہ یہ قانون کے خلاف ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

معذرت

باوجود اس کے کہ "الفضل" کے مصلح موعود نمبر کے لئے مضامین بھیجنے کے متعلق کوئی اعلان نہ کیا جا سکا۔ آج ۱۸ فروری تک جبکہ پرچہ تیار ہو چکا مضامین اور نظمیں پہنچتی رہی ہیں۔ کاغذ کی کمیابی کی وجہ سے چونکہ حجم میں اضافہ ممکن نہ تھا۔ اس لئے جو مضامین اور نظمیں شائع نہیں کی جا سکیں۔ ان کے متعلق سوائے معذرت کے کیا عرض کیا جائے۔ کوشش کی جائے گی۔ کہ انہیں جلد سے جلد "الفضل" میں شائع کر دیا جائے۔

خاکسار ایڈیٹر الفضل

حضرت مصلح موعود اور حضرت مسیح ناصریؑ

از سید مسعود احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء میں بموجب وحی الٰہی "مصلح موعود" کی پیشگوئی فرمائی۔ جس کے مصداق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔ اگرچہ نصوص قطعیہ اور جماعت احمدیہ کے علماء کی متفقہ تحقیق سے یہ امر پایۂ ثبوت تک پہنچتا تھا۔ لیکن حضور نے کبھی اس پیشگوئی کو اپنی ذات پر چسپاں کر کے پسر موعود ہونے کا دعویٰ نہیں فرمایا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کے متعلق اپنے منشاء سے آگاہ فرمایا۔

من جملہ ان علامات کے جو مصلح موعود کے متعلق وحی الٰہی میں ہیں ایک "مسیحی نفس" ہونا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو بھی آپ کی رؤیا مبارکہ میں مسیحؑ کہا گیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"انیس سو سال سے کنواریاں میرا انتظار کر رہی تھیں وہ درحقیقت حضرت عیسیٰ کی ایک پیشگوئی ہے جس کا ذکر انجیل میں آتا ہے۔ حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں۔ جب میں دوبارہ دنیا میں آؤں گا۔ تو بعض قومیں مجھے مان لیں گی اور بعض قومیں انکار کریں گی۔" (خطبہ جمعہ)

اب اگر ان الہامات کو جو مصلح موعود کے متعلق ہیں اور ان قرآنی آیات کو جو حضرت مسیح ناصری کے متعلق ہیں بالمقابل رکھ کر دیکھا جائے۔ تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان میں حیرت انگیز تطابق پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل نقشہ سے ظاہر ہے

مصلح موعود کے متعلق الہامات	حضرت مسیح ناصریؑ کے متعلق قرآنی آیات
"تیرے سفر کو جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا ہے تیرے لئے مبارک کر دیا" یہ وحی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کی پیدائش سے قبل اسوقت ہوئی جب آپ قادیان سے مشرق کی جانب ہوشیارپور میں تھے۔	اذ انتبذت من اھلھا مکانا شرقیاً۔ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے قبل حضرت مریم بھی مشرق کی طرف گئی تھیں۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیارپور میں چالیس دن کا چلہ کاٹا۔ اور آپ کا حکم تھا۔ کہ ان دنوں میرے پاس کوئی نہ آئے۔	فاتخذت من دونھم حجاباً۔ حضرت مریم بھی حضرت مسیحؑ کی پیدائش سے قبل علیحدگی میں چلی گئیں۔ اور آپ کے پاس کوئی نہ جا سکتا تھا۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان دنوں خاموش رہے اور آپ نے فرمایا تھا۔ کہ مجھ سے کوئی کلام نہ کرے۔	حضرت مریم بھی خدا تعالیٰ کے حکم کے بموجب کسی انسان سے کلام نہ کرتی تھیں۔ انی نذرت للرحمٰن صوماً فلن اکلم الیوم انسیاً
مصلح موعود کو کلمۃ اللہ کا خطاب دیا گیا مصلح موعود کے متعلق الہام کے الفاظ ہیں۔ "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے"	حضرت عیسیٰؑ کے متعلق بھی یہی لفظ قرآن کریم میں آیا حضرت مسیح ناصریؑ کے واسطے "روح منہ" کا لفظ آیا ہے۔
مصلح موعود کی آمد کے واسطے نزول کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔	حضرت مسیح ناصریؑ کی آمد ثانی پر بھی ان کے لئے نزول کا لفظ احادیث میں متعدد جگہ استعمال ہوا ہے۔
مصلح موعود کی پیشگوئی میں اس کے رفع روحانی کا ذکر ان الفاظ میں ہے "آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا"	حضرت عیسیٰؑ سے جو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا۔ اس کا ذکر قرآن کریم میں رافعک الی کے الفاظ میں ہے۔
مصلح موعود کو مسیح کا خطاب دیا گیا ہے جس کے اندر سیاحت اور مسح کئے جانے کے معنے ان الفاظ میں پائے جاتے ہیں۔ "وہ جلد جلد بڑھے گا" "خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا"	حضرت عیسیٰؑ کے متعلق بھی مسیح کا لفظ یہی معنے ظاہر کرنے کے لئے آیا۔

مصلح موعود- محمود- ایدہ الودود

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد + دیر آمدۂ ز راہِ دور آمدۂ

(از مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الٰہی تحریک کے ماتحت ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پور کے مقام پر ایک چالیس روزہ مجاہدہ کیا۔ ان ایام میں آپ خلوت نشینی اختیار کئے ہوئے تھے۔ اور ہر وقت عبادت اور ذکر و فکر میں محو رہتے تھے۔ اس کے سوا دوسرا کوئی کام نہ تھا۔ اس مجاہدہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان بشارت اور پیشگوئی سے نوازا۔ اور ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو یہ خوشخبری دی۔ کہ

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا.... ... اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" الیٰ آخرہ (تذکرہ ص۱۳۹)

یہ پیشگوئی اپنے اندر جس حد درجہ وقعت اور اہمیت رکھتی ہے وہ اس کے الفاظ سے واضح ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان پر مصلح موعود کی نسبت یہ شعر جاری کیا گیا۔ کہ

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدۂ ز راہِ دور آمدۂ

(تذکرہ ص۱۷۱)

ان الفاظ سے اس پیشگوئی کی عظمت حد قیاس سے بھی بڑھ جاتی ہے کہ مصلح موعود کی شخصیت اتنی رفیع ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فخر رسل کا خطاب دیا گیا ہے

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم

میں اس مضمون میں جس امر کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو یہ عظیم الشان بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی۔ تو اس کے ساتھ اس بات کو بھی ظاہر کر دیا گیا۔ کہ یہ موعود آپ کی اولاد میں سے ہوگا۔ اور جو لوگ اس خیال پر سہارا لگائے بیٹھے ہیں۔ کہ مصلح موعود کسی آئندہ زمانہ میں چند صدیاں گذر جانے کے بعد آئے گا۔ یہ ایک باطل خیال ہے۔ اور الٰہی پیشگوئی کے سراسر خلاف۔ کیونکہ نہ صرف یہ کہ اس پیشگوئی کے اپنے الفاظ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے الہامات اس باطل خیال کو رد کر رہے ہیں۔ بلکہ حالات اور واقعات کی رو سے بھی یہ قیاس جھوٹا ثابت ہو رہا ہے۔

اب میں ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ایسے الہامات اور تحریرات کا ذکر کرتا ہوں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ مصلح موعود کے متعلق یہ ضروری تھا۔ کہ آپؑ کی اپنی اولاد میں سے ہو۔

(۱) سب سے اول پیشگوئی کے الفاظ پر غور کریں تو صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ "ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا"۔ یہ الفاظ اتنے واضح ہیں کہ کسی مزید تشریح کی حاجت نہیں رہتی۔ "تجھے دیا جائے گا" اور "تجھے ملیگا" کے الفاظ قابل غور ہیں۔ اس میں زمانہ کی بھی تعیین کر دی ہے کہ یہ لڑکا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملیگا۔ یہ نہیں کہ کسی بعد کے زمانہ میں آئے گا۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پیشگوئی کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں "مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التواء میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا۔ کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے۔ اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا"۔ (سبز اشتہار ص۲۱ حاشیہ)

اس عبارت میں آپ نے مصلح موعود کا نام بھی ظاہر فرما دیا۔ کہ وہ محمود یعنے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ اور نیز فرمایا کہ آپ کا لڑکا بشیر جو فوت ہو گیا ہے۔ تو وہ بطور ارہاص تھا اور اس کے بعد پسر موعود ہوگا۔

(۳) اللہ تعالےٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ تھا کہ آپ کو ایسی اولاد دی جائے گی جو حق کو قائم کرنیوالی اور الٰہی نوروں کی وارث ہوگی اور انہیں ایک لڑکا خاص صفات سے متصف ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ کا قرب اور الہام حاصل کرنے والا ہوگا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "سو چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ تر پھیلاوے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے"۔ (تریاق القلوب ص۶۴)

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پسر موعود کے بارہ میں فرماتے ہیں۔ "خدا تعالےٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے۔ کہ میری ہی ذریت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشیگا۔ اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلا کانّ اللہ نزل من السماء"۔ (ازالہ اوہام ص۱۵۶)

(۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مسیح موعود کے متعلق یہ پیشگوئی ہے۔ کہ یتزوّج ویولد لہٗ یعنی وہ شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ "مسیح موعود کی خاص علامتوں میں یہ لکھا ہے کہ...... وہ بیوی کرے گا۔ اور اس کی اولاد ہوگی۔ ...... یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ خدا اس کی نسل میں سے ایک شخص کو پیدا کرے گا۔ جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کرے گا"۔ (حقیقۃ الوحی ص۳۱۲)

(۶) حضرت نعمت اللہ صاحب جو اپنے زمانہ کے ایک مشہور ولی گذرے ہیں۔ انہوں نے فارسی زبان میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کی علامات کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شعر کی تشریح میں فرماتے ہیں

"دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

(پیشگوئی نعمت اللہ ولیؒ)

یعنی جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گذر جائے گا۔ تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔ یعنی مقدر یوں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا جو اس کے نمونہ پر ہوگا۔ اور اُس کے رنگ سے رنگین ہو جائے گا اور وہ اس کے بعد اس کا یادگار ہوگا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارہ میں کی گئی ہے"۔ (نشان آسمانی ص۱۲)

(۷) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میرا ایک لڑکا جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا۔ کہ محمود۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا"
(تریاق القلوب صفحہ ۴۰)

ان تمام الہامات۔ بشارات اور تحریرات سے یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے جو مصلح موعود کی ایک پُر شوکت پیشگوئی اور بشارت عطا فرمائی تھی تو اس میں اس امر کی صراحت فرما دی تھی۔ کہ یہ مصلح موعود آپ کی اولاد میں سے ہوگا۔ اور اولاد میں سے اس منصب جلیلہ پر فائز ہونے والا بڑا لڑکا ہوگا۔ جس کے متعلق کشفی طور پر اللہ تعالےٰ نے بتا دیا۔ کہ اس کا نام محمود ہوگا۔ اور خدا کے برگزیدہ مسیح نے الٰہی قول کی اپنے عمل سے تصدیق کرتے ہوئے اپنے لڑکے کا نام محمود رکھا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اپنی تقدیر کے ذریعہ سے واقعات اور مشاہدات سے اس امر پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ کہ واقعی یہی وہ پسر موعود ہے۔ جو ان سب بشارات اور پیشگوئیوں کا مصداق ہے۔ اور نہ صرف واقعات کی تصدیق پر ہی اس امر کو منحصر رکھا۔ بلکہ ۵-۶ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب کو اللہ تعالےٰ نے اپنے الہام اور کلام سے اس حقیقت کو منکشف فرما دیا۔ کہ وہ جو الٰہی نوشتوں اور پیشگوئیوں میں مصلح موعود کی بشارت تھی۔ اس کا مصداق آپ ہی ہیں ؛
فالحمد للہ رب العالمین

جمعہ کا دن

۲۸ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

مُصلحِ موعود نے دعویٰ کیا جمعہ کے دن
تھا مہینہ صُلح کا۔ تاریخ اٹھائیسویں
مصلحِ موعود کہتے تھے جسے پہلے ہی سب
جن کے دل میں تھی ابھی باقی ذرا سی بھی خلش
سر پھرا کھاتے تھے پیغامی۔ کہ "دعویٰ ہی کہاں"؟
وہ جو رکھتے تھے ارادہ نیک۔ اور صالح بھی تھے
دیکھکر اپنا جمود اور اپنے مرشد کا عروج
وہ کریں اصلاح دُنیا کی۔ تو ہم اصلاحِ نفس
"مفسدِ موعود"[۱] کی سمجھو کہ شامت آگئی
پھر سمندر پار جائیگا عَلَم توحید کا
یا مسیح الخلق عدوانا کہیں گی دُلہنیں
"میں تری تبلیغ کو پہنچاؤنگا آفاق تک"

اور جماعت نے بھی آمنّا کہا جمعہ کے دن
جب حریفوں کا بھی جھگڑا مٹا جمعہ کے دن
ابتو وہ بھی متّفق ہم سے ہوا جمعہ کے دن
شکّ و شبہہ اُن کا سب جاتا رہا جمعہ کے دن
اب تو اُن کا عذر بھی جاتا رہا جمعہ کے دن
پاس آ بیٹھیں ہمارے۔ اِس دفعہ جمعہ کے دن
دلمیں میں خوش تھا مگر روتا رہا جمعہ کے دن
تب کہیں پورا ہوا اپنا مدّعا جمعہ کے دن
یُونہی بے مطلب نہیں دعوے ہُوا جمعہ کے دن
اِک سفر ہوگا نیا اعلان تھا جمعہ کے دن
جب یہ دیکھیں گی کہ دُولہا آچکا جمعہ کے دن
میرے کانوں نے تو یہ مضموں سُنا جمعہ کے دن

گو خصوصیت رہی جمعوں کی اب کے سال بھر
لیکن اب تو ہوگئی بس انتہا جمعہ کے دن

[۱] (زمانۂ حضرت مسیح موعود)
[۲] دجّال

شمائلِ مُصلحِ موعُود

(از جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈوکیٹ کپورتھلہ)

لطف ہائے ایزدی محدود نیست — راہ ہا بر رہروان مسدود نیست
ہر کہ محمود است نامحمود نیست — ہر کجا بینی جز ایں مشہود نیست
مصلحِ موعود جز محمود نیست
مثلِ اُو اندر جہاں موجود نیست

از عنایاتِ خدائے ذوالجلال — دست میدارد بہر فضل و کمال
عارفاں دانستہ اندازِ بد و حال — بے تردّد بے گماں بے قیل و قال
مصلحِ موعود جز محمود نیست
مثلِ اُو اندر جہاں موجود نیست

حکمت و عرفانِ اُو را درنگر — بحرِ بے پایانِ اُو را درنگر
خدمتِ قرآنِ اُو را درنگر — طلعتِ تابانِ اُو را درنگر
مصلحِ موعود جز محمود نیست
مثلِ اُو اندر جہاں موجود نیست

شیوہ ہائے صبر و تسلیمش بہ بیں — در جہاں تاثیرِ تعلیمش بہ بیں
جدّتِ افہام و تفہیمش بہ بیں — وسعتِ تبلیغ و تنظیمش بہ بیں
مصلحِ موعود جز محمود نیست
مثلِ اُو اندر جہاں موجود نیست

شوکت و شانش گواہی مے دہد — حُسن و احسانش گواہی مے دہد
علم و عرفانش گواہی مے دہد — فہمِ قرآنش گواہی مے دہد
مصلحِ موعود جز محمود نیست
مثلِ اُو اندر جہاں موجود نیست

جُودِ بارانش دلیلِ حق نُما — رنگِ فیضانش دلیلِ حق نما
روئے تابانش دلیلِ حق نُما — بلکہ ہر آنش دلیلِ حق نما
مصلحِ موعود جز محمود نیست
مثلِ اُو اندر جہاں موجود نیست

مدعی نامم چو محمودی نہد — از درِ دشنام خوش نامم کند
نسبتے با نیکواں نیکو بُوَد — عرض از جوہر جُدا کے مے شود
مصلحِ موعود جز محمود نیست
مثلِ اُو اندر جہاں موجود نیست

رہنما و کارواں سالارِ ما — حکمراں بر اندک و بسیارِ ما
دلرُبائے دلبرِ دلدارِ ما — غم زدائے غم خورِ غمخوارِ ما
مصلحِ موعود جز محمود نیست
مثلِ اُو اندر جہاں موجود نیست

بگذرد از ہر مُہمّ پُر خطر — با شکوہ و عظمت و فتح و ظفر
مظہرِ حق حضرتِ فضلِ عُمر — کامیاب و کامگار و کامگر
مصلحِ موعود جز محمود نیست
مثلِ اُو اندر جہاں موجود نیست

آں کریم ابنِ کریم ابنِ کریم — پُر ز ذہن و پُر فہیم و پُر حلیم
آیۂ حق صاحبِ لطفِ عمیم — مظہرِ اُو را از غلامانِ قدیم
مصلحِ موعود جز محمود نیست
مثلِ اُو اندر جہاں موجود نیست

مصلح موعود

(از جناب صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب دفتر تیسیرالقرآن قادیان دارالامان)

انسان کی فطرت کا اصل اور انتہائی مدعا عارضی اور محدود طور پر نہیں۔ بلکہ دائمی طور پر دکھ سے بچنے اور سکھ حاصل کرنے کی خوشی کا حاصل کرنا ہے۔ اس مدعا اور خواہش سے کوئی انسان بھی خالی نہیں۔ نہ بچہ نہ بوڑھا۔ نہ عورت نہ مرد۔ نہ عالم نہ جاہل۔ نہ نیک نہ بد۔ نہ فلسفی نہ سوفسطائی۔ نہ لامذہب نہ مومن۔ نہ نبی نہ ولی شروع دنیا سے ہر انسان اس مدعا اور خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ لیکن انسان کا یہ مدعا دنیاوی علوم اور دنیاوی اسباب کے ذریعہ سے پورا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مذہب کے ذریعہ سے پورا ہوتا ہے۔ مذہب اسلام کہتا ہے کہ انسان کمزور اور کم علم اور کم طاقت اور محتاج ہے۔ اس لئے وہ بغیر ایک ایسی ہستی کی مدد کے جو کامل علم اور کامل قدرت والی ہو۔ اپنے اس مدعا کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اس حقیقت کو بیان کرنے کے بعد مذہب اسلام نے ایسی ہستی کا ثبوت بھی دے دیا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف نے اس مسلمہ اصل کی بنا پر کہ صفت بغیر موصوف کے نہیں ہو سکتی۔ اُس نے لوگوں کو اُن صفات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جو دنیا میں بہت بڑے اور غیر محدود پیمانہ پر کام کرتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔ مثلاً صفتِ خلق۔ صفتِ ربوبیت۔ صفتِ علم۔ صفتِ ارادہ۔ صفتِ حکمت وغیرہ۔ یہ صفات اس قدر ظاہر ہیں کہ اگر دنیا کی چیزوں میں تھوڑا سا بھی غور کیا جائے۔ تو صاف طور پر معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ چیزیں بنائی گئی ہیں اور ان کا کوئی صانع اور خالق ہے۔ اور ان کی ربوبیت بھی ہو رہی ہے اور ان کی بناوٹ میں صاف طور پر بنانے والے کا علم اور ارادہ اور حکمت اور قدرت اور عقلمندی پائی جاتی ہے۔ پس بر حسب اس مسلمہ اصل مندرجہ بالا کے کہ صفت بغیر موصوف کے نہیں ہو سکتی۔ یہ ناممکن ہے کہ عقلمندی کا کام تو ہو۔ لیکن عقلمند کوئی نہ ہو۔ حکمت تو پائی جاتی ہو۔ لیکن حکیم کوئی نہ ہو۔ علم تو پایا جاتا ہو مگر صاحبِ علم کوئی نہ ہو۔ ارادہ تو پایا جاتا ہو۔ لیکن ارادہ کرنے والا کوئی نہ ہو۔ فعل تو پایا جاتا ہو مگر فاعل نہ پایا جائے۔ کتاب ہو مگر کاتب کوئی نہ ہو۔ لہذا لامذہب فلسفی بھی ان صفات مندرجہ بالا کے موصوف کا انکار نہیں کر سکتے۔ انہیں دنیا میں اِن صفات کو دیکھ کر اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ان کا موصوف ضرور ہونا چاہیئے۔ گو اس موصوف کے نام کی تعیین میں اختلاف ہو۔ البتہ قرآن شریف نے علاوہ صفات مندرجہ بالا کے اس موصوف میں جو صفتِ سمیع اور صفتِ متکلم کے ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ لامذہب فلسفی کو ان دو صفات کے ماننے میں تامل ہے۔ لہذا انبیاء کا آنا انہی دو صفات کے ثبوت کے لئے ہے چنانچہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا اسی غرض کے لئے ہے۔

ان دونوں صفات کا اُس ہستی میں ہونا اس لئے ضروری ہے۔ کہ ان کے بغیر انسان اس ہستی سے کامل طور پر فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ مثلاً جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا انسان دائمی خوشی چاہتا ہے۔ اور وہ اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ مرنے کے بعد ایک دوسرا جہان ہو جو دائمی ہو۔ اور جہاں دائمی اور بلاکدورت خوشی مل سکتی ہو۔ کیونکہ اس دنیا میں یہ قابلیت نہیں کہ انسان کو دائمی زندگی اور بلاکدورت خوشی دے سکے۔ لیکن ایسے جہان کی اطلاع انسان کو تبھی مل سکتی ہے جبکہ اُس موصوف ہستی میں متکلم کی صفت ہو۔ اور وہ انسان کو مرنے کے بعد ایسے جہان کے ہونے کی اطلاع دے۔ اور مثلاً انسان میں یہ طاقت نہ تھی۔ کہ وہ اپنے خالق اور مالک اور اپنے رب کا اپنی کوشش اور اپنے علم سے پتہ لگا لے۔ تاکہ اس سے تعلق کرے اور اس کو راضی کر کے اطمینان حاصل کر سکے۔ پس یہ اس موصوف کی صفتِ متکلم کا نتیجہ ہے۔ کہ اُس نے اپنے ہونے کا پتہ انسان کو دیا۔ یعنی پہلے اس نے اپنے کلام سے انبیاء کو اپنے ہونے کی اطلاع دی۔ پھر انبیاء نے لوگوں کو اطلاع دی۔ اور مثلاً انسان چونکہ کم علم ہے۔ اور اپنی بہتری کے طریقے خود معلوم نہیں کر سکتا۔ اس لئے اُسے ایک کامل علم والے ہادی کی اور اُس کی ہدایت کی ضرورت تھی۔ جو اُس کی رہبری کرے۔ لیکن یہ بھی اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ اُس کا ہادی بولنے والا ہو۔ اور مثلاً چونکہ انسان کو اس بات کی ضرورت تھی کہ اُسے خدا تعالیٰ کے ہونے پر حق الیقین حاصل ہو۔ تو یہ سوائے اس کے ممکن نہیں کہ خدا تعالےٰ سمیع ہو۔ اور متکلم ہو اور قادر ہو۔ تاکہ پہلے انسان اس سے سوال کرے اور پھر وہ اس کے سوال کا جواب دے۔ اور جواب میں دعا کی قبولیت کی بشارت دے اور پھر عملاً اُس بشارت کو اپنی قدرت سے پورا بھی کر دے۔ چنانچہ مصلح موعود والی پیشگوئی اسی مدعا کے لئے ہے۔ اس پیشگوئی سے خدا تعالیٰ کی مندرجہ بالا تینوں صفات ثابت ہو جاتی ہیں۔ جس سے انسان کو خدا تعالےٰ کے ہونے پر حق الیقین حاصل ہو جاتا ہے۔ اور ایمان ہونا چاہیئے کے درجے سے بڑھ کر ہے کے درجے پر پہنچ جاتا ہے۔

خلاصہ اس پیشگوئی کا یہ ہے۔ کہ آج سے قریباً ساٹھ برس پہلے ۱۸۸۶ء میں لوگوں کو خدا تعالےٰ کا اصلی چہرہ دکھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے اپنے ہاں ایک عظیم الشان لڑکے کے پیدا ہونے کی دعا کی۔ اس کے جواب میں جو کچھ خدا تعالےٰ نے فرمایا اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ دعا قبول کی گئی۔ ایک ایسا لڑکا جیسا کہ مانگا گیا ہے۔ ضرور ضرور دیا جائے گا۔ اس کی صفات اور علامات یہ ہیں۔ کہ وہ نو برس کے اندر پیدا ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ وہ بشیر اول کے بعد دوسرا ہوگا۔ وہ خلیفہ ثانی ہوگا۔ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ اس کی طرف رجوع خلائق ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ وہ لڑکا خدا تعالےٰ کی بتائی ہوئی تمام صفات اور علامات کے ساتھ پیدا ہو گیا اور جلد جلد بڑھا اور خلیفہ ثانی بھی ہوا۔ جو اب خدا تعالےٰ کے فضل و کرم کے ساتھ موجود ہے اور سب کو نظر آ رہا ہے۔

اب یہ ظاہر ہے۔ کہ حضرت صاحب کے اختیار اور طاقت میں یہ بات نہ تھی کہ لڑکا ضرور پیدا ہو ممکن تھا کہ پیدا ہی نہ ہوتا یا لڑکی پیدا ہوتی۔ پھر یہ بھی حضور کے اختیار میں نہ تھا کہ وہ لڑکا نو برس کے اندر ہی پیدا ہو۔ آگے پیچھے نہ ہو۔ پھر وہ زندہ بھی رہے۔ کیونکہ اکثر بچے چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ بھی حضور کی طاقت میں نہ تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے۔ یعنی اپنی الہامی علامت کے مطابق بہت جلد علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہو جائے۔ پھر یہ بات بھی اختیار میں نہ تھی کہ وہ بشیر اول کے بعد دوسرا ہی ہو۔ اور اُس سے پہلے یا اُس کے بعد تیسرا یا چوتھا نہ ہو۔ پھر وہ خلیفہ بھی ہو۔ اور خلیفہ بھی دوسرا خلیفہ ہو پہلا یا تیسرا یا چوتھا نہ ہو۔ جیسا کہ الہامی نام فضل عمر سے ظاہر ہے۔ پھر وہ سخت ذہین و فہیم بھی ہو۔ جس کا اقرار دشمنوں کو بھی ہے۔ پھر وہ دنیا کے کناروں تک شہرت بھی پا جائے۔ اور اس کی طرف رجوع خلائق بھی ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ غرض ان تمام علامات اور صفات کا اس لڑکے میں ہونا حضرت صاحب کی طاقت سے باہر تھا۔ پس ثابت ہوا کہ یہ کام اُس ہستی کا ہے۔ جسے قرآن شریف نے پیش کیا ہے۔ جو علاوہ اپنی مندرجہ بالا دوسری صفات کے جو دنیا کی چیزوں میں تھوڑی سی غور کرنے سے ہر شخص کو نظر آ جاتی ہیں۔ صفتِ سمع بھی رکھتی ہے اور صفتِ متکلم بھی رکھتی ہے اور اپنی بات کو پورا کرنے کی قدرت بھی رکھتی ہے۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں :- ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا اسے ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اور اگر یہ تینوں صفات اس ہستی میں نہیں۔ یعنی وہ نہ سنتی ہے اور نہ بولتی ہے اور نہ قدرت رکھتی ہے تو بتایا جائے کہ ایسا لڑکا جس کے پیدا ہونے کی خبر اُس کے پیدا ہونے سے کئی برس پہلے دی گئی تھی۔ اپنی ان تمام صفات اور علامات کے ساتھ جو قبل از وقت بتائی گئی تھیں کس طرح پیدا ہو گیا؟

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے طفیل مصلح موعود کی پیشگوئی نے احمدیوں کے ایمان کو ہونا چاہیئے کے درجہ سے بڑھا کر ہے کے درجہ پر پہنچا دیا۔ اور جیسا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کی الہامی عبارت میں لکھا ہے۔ اس پیشگوئی کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے فتح اور ظفر کی کلید بخشی۔ اور رحمت کا نشان اور فضل کا نشان عطا فرمایا۔ اور وہ جو زندگی کے خواہاں تھے انہیں موت کے پنجہ سے نجات دی۔ اور جو قبروں میں دبے پڑے تھے۔ انہیں باہر نکالا۔ اور دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کیا۔ اور حق کو اپنی تمام برکتوں کے ساتھ بھیجدیا اور باطل کو اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھگا دیا۔ اور لوگوں نے سمجھ لیا۔ کہ خدا تعالےٰ قادر ہے۔ اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور اس بات کا بھی انہیں یقین آگیا کہ خدا تعالیٰ مسیح موعود کے ساتھ ہے۔ نیز یہ پیشگوئی منکروں اور مکذبوں کے لئے مذہب اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کی ہستی ثابت کرنے کے لئے ایک کھلا نشان ہے۔

بالآخر واضح ہو کہ بموجب حدیث شریف:-
مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ خدا تعالیٰ کو پہچاننے کا بھی وہی طریقہ ہے۔ جو انسان کے پہچاننے کا طریقہ ہے۔ انسان اپنے قول اور فعل سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ بھی اپنے قول اور فعل سے پہچانا جاتا ہے۔ جیسا کہ پیچھے بیان کیا گیا خدا تعالےٰ کا فعل تو دنیا کی مصنوعات میں تھوڑا سا غور کرنے سے بھی ہر شخص کو نظر آجاتا ہے۔ لیکن صرف اتنی معرفت سے ایمان ہونا چاہیئے کے درجہ تک رہتا ہے۔ ہے کے درجہ پر نہیں پہنچتا۔ ہے کے درجہ پر پہنچنے کے لئے خدا تعالےٰ کے قول کی ضرورت ہے۔ لیکن صرف قول یعنی الہام کا ہونا اس امر کے لئے کافی نہیں۔ کیونکہ محض الہام سے یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ یہ کلام خدا تعالےٰ کا ہے یا کسی اور کا۔ بلکہ ہے کے درجہ پر پہنچنے کے لئے اسبات کی ضرورت ہے۔ کہ پہلے انسان کی طرف سے دعا ہو۔ پھر اس دُعا کے جواب میں الہام ہو۔ اور الہام بھی ایسا ہو کہ جس کے اندر پیشگوئی ہو۔ اور پیشگوئی بھی ایسی ہو۔ کہ جس کا پورا کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہو۔ پھر وہ پیشگوئی پوری بھی ہو جائے۔ تب خدا تعالےٰ کے ہونے پر حق الیقین یعنے ہے کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ سو مصلح موعود والی پیشگوئی اسی قسم کی ہے۔ کیونکہ اس میں جیسا کہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے ظاہر ہے۔ پہلے حضرت صاحب نے دعا کی ہے۔ پھر اُس دُعا کا جواب ملا ہے۔ اور جواب کے اندر پیشگوئی ہے۔ اور پیشگوئی بھی ایسی ہے۔ جس کا پورا کرنا انسان کی طاقت اور اختیار سے بالکل باہر ہے۔ پھر وہ پیشگوئی پوری بھی ہو گئی۔

اس جگہ یہ بھی واضح ہو۔ کہ حق الیقین کے درجہ پر پہنچنے کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر شخص کے ساتھ براہِ راست مندرجہ بالا معاملہ ہو۔ دوسرے لوگوں کو حق الیقین کا مقام حاصل ہونے کے لئے صرف نبی کی مندرجہ بالا طرز کی پیشگوئی کافی ہے۔ کیونکہ اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے اصل مقصود تو عالم غیب سے ایک ایسے کلام کا سننا ہے جس میں پیشگوئی ہو۔ خواہ وہ کلام براہِ راست جبریل کے ذریعہ سے سُن لیا جائے۔ یا نبی کے ذریعہ سے سُن لیا جائے۔ قبل از وقت سننے میں نبی اور دوسرے لوگ برابر ہوتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ نبی کو ایک واسطہ سے یعنی جبریل کے ذریعہ سے کلام الٰہی پہنچا۔ اور دوسرے لوگوں کو دو واسطوں سے کلام الٰہی پہنچا یعنی ایک واسطہ جبریل کا اور دوسرا واسطہ نبی کا۔ جس نے جبریل سے سن کر دوسرے لوگوں تک وہ کلام الٰہی پہنچایا۔ پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے دیکھنے میں بھی نبی اور دوسرے لوگ برابر ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگر پہلی دفعہ ہے تو نبی کو بھی خدا تعالےٰ کے ہونے پر ایمان حاصل ہؤا۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی ایمان حاصل ہؤا۔ لیکن اگر پہلی دفعہ نہیں اور نبی کو حق الیقین حاصل ہو چکا ہے۔ تو نبی کے حق الیقین میں زیادتی ہوئی۔ اور دوسرے لوگوں کو حق الیقین حاصل ہؤا۔ لیکن نبی کا درجہ دوسرے لوگوں سے بہرحال زیادہ ہے۔ کیونکہ دوسرے لوگوں کو یہ درجہ نبی کے طفیل سے حاصل ہؤا۔ اور نبی کو یہ درجہ براہِ راست خدا تعالیٰ سے حاصل ہؤا۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہ نبی نے خدا تعالےٰ کو ایک شیشہ میں سے دیکھا[۴]

۴ یعنے جبریل کے شیشہ میں سے۔ اور دوسرے لوگوں نے خدا تعالےٰ کو دو شیشوں میں سے دیکھا۔ یعنے ایک شیشہ جبریل کا اور دوسرا شیشہ نبی کا۔ غرض دوسرے لوگ نبی کے طفیلی ہیں۔ اس کے علاوہ نبی میں کچھ اور خصوصیات بھی ہوتی ہیں۔ نیز وہ علم اور حلم میں ان سے بڑھ کر اور بہتر ہوتا ہے۔

اس مضمون میں مجھے مصلح موعود والی پیشگوئی کی تفصیل لکھنے کی ضرورت نہیں تفصیل کیلئے میرا مطبوعہ رسالہ پسر موعود و مصلح موعود اور دوسرا رسالہ نشانِ فضل ملاحظہ ہو۔ فقط۔

خاکسار پیر منظور محمد۔ دفتر لیسرنا القرآن۔ قادیان دارالامان
۱۱ر فروری ۱۹۴۴ء

ترانۂ تہنیت

از جناب منشی برکت علی صاحب لائقؔ امیر جماعت احمدیہ لدھانہ

صد شکر مر خدا را فصلِ بہار آمد — در نخلِ آرزویم شاخِ بہار آمد
بادے وزید و مارا تازہ نمود جانہا — وز ہر طرف شمیمِ مشکِ تتار آمد
در گلستانِ بہجت صبحِ صفا دمیدہ — انوارِ حق پرستی در انتشار آمد
ناگہ صبا رسید و مژدہ رساند گفتا — سروِ سہی ز فضلش در جوئبار آمد
چوں مست پائے کوباں بلبل بجوش مستی — در نغمہ تہنیت را بر شاخسار آمد
"ممسوحِ عطر یزداں گشتہ" "نشانِ رحمت" — از کردگار آمد۔ دل کامگار آمد
آں مُصلحے کہ در دیں موعود بودہ از حق — یاراں بجود ببالید آں نامدار آمد
پاشو بہ جانسپاری جانباز احمدیت — آں شہسوار آمد با ذوالفقار آمد
لختِ دلِ مسیحا مثلش "بہ حسن و احساں" — مہبط برائے فضلِ پروردگار آمد
محمود ماکہ خود حق فضلِ عمر بخواندش — زُلہ ربائے خوانش ہر بختیار آمد
خوش خلق و خوش شمائل خوش وقت خوش کرامے — یکتا بایں صفتہا در روزگار آمد
آں یوسفے اسیر زندانِ مصر گشتہ — ایں یوسفے اسیراں "را رستگار" آمد
اے شانِ کج کلاہی بر تو ز دلربائی — طالع نثار آمد بے اختیار آمد
یا رب بخواجگاں دہ شانے و احترامے — آں را کہ در خلافت کو و وقار آمد
یا اَیُّھَا الْاَحِبَّا اُدْعُوْ بِطُوْلِ عُمْرٍ — واجب دعائے خیرش بر دوستدار آمد

ہر شعر مدح گشتہ ہمدوش با ثریا
آرے بہ نظمِ لائقؔ نثرہ نثار آمد

سیدنا حضرت محمود کی بزرگی اور پاکیزگی رُوح
غیر مبائعین کی متفقہ شہادت

اخبار پیغام صلح لاہور نے اپنے لیڈنگ آرٹیکل ۲۹ر مارچ ۱۹۱۴ء میں جبکہ آپکو خدا تعالیٰ مسند خلافت پر متمکن فرما چکا تھا لکھا:-
"ہم حضرت صاحبزادہ صاحب (سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود) کو اپنا ایک بزرگ اور امیر اور ملجا و ماوی سمجھتے ہیں۔ اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں اور دل سے اُن سے محبت کرتے ہیں
وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ شَهِيْدٌ"

پیشگوئی مصلح موعود اور جماعت احمدیہ کا مستقبل

(از مکرم خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے واقف تحریک جدید)

مصلح موعود کی پیشگوئی کو جماعت احمدیہ کے مستقبل کے ساتھ نہایت گہرا تعلق ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر جماعت کا مستقبل اُن بشارات، اُن ترقیات اور ان مساعی پر ہی مبنی ہے۔ جو مصلح موعود اور اس کے عامر و معمور عہد کے ساتھ وابستہ کی گئی ہیں۔ اس پیشگوئی کا غائر مطالعہ اس حقیقت کا نہایت وضاحت سے آئینہ دار ہے۔ اور اس پیشگوئی کی شان، اس کی عظمت و رفعت، اس کی اہمیت ہاں اس کی شوکت و تابانی کا پورا احساس کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم جماعت احمدیہ کے شاندار اور خوش منظر مستقبل کا تصور کریں۔ خدائے قدوس کے اُس کلام میں جو ماموررباّنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہُوا۔ جماعت کی تاریخ کی ابتدائی منازل، درمیانی مراحل اور انتہائی معراج کو وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ کلام بتاتا ہے۔ کہ کس طرح قومیں اور ملک، سلطنتیں اور حکومتیں، مختلف تہذیبیں اور تمدن، مذاہب و ملل اپنی ہستی کو مٹا کر احمدیت اختیار کریں گی۔ اور احمدیت کو وہ غلبہ حاصل ہوگا۔ جو نہ صرف یہ کہ ہر رنگ میں کامل بلکہ قیامت تک وسیع اور ممتد ہوگا۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا:۔

یٰعیسیٰ انی متوفیك ورافعك الیّ ومطھرك من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامة۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم)

یعنی اے خدا کے مسیح دنیا کے لوگ تیرے مٹانے کے لئے طرح طرح کی چالیں اختیار کریں گے۔ لیکن ہم خود تیری حفاظت کریں گے۔ اور تیرا انجام ہمارے ہاتھوں میں ہوگا۔ اور خدا تجھے عزت کے ساتھ اپنی طرف اٹھائیگا۔ اور تجھے اُن تمام الزاموں سے بری کرے گا۔ جو تیرے منکر تجھ پر لگائیں گے۔ اور خدا تیرے ماننے والوں کو قیامت کے دن تک تیرے انکار کرنے والوں پر غالب رکھے گا۔

کتنی واضح خوش خبری ہے۔ بلاریب اس پیشگوئی کے ماتحت جماعت احمدیہ دنیا کے آخری دنوں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکروں پر غالب چلی جائیگی یہ غلبہ ہر رنگ میں اور ہر جہت سے ہوگا حتی کہ فرمایا:۔

"میں تجھے برکت پر برکت دُوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے .... اور پھر عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھائے گئے۔ جو گھوڑوں پر سوار تھے۔ اور چھ سات سے کم نہ تھے۔ یہ برکت ڈھونڈنے والے بیعت میں داخل ہوں گے۔ اور ان کے بیعت میں داخل ہونے سے گویا سلطنت بھی اس قوم کی ہوگی"

(تجلیات الٰہیہ)

قوموں اور سلطنتوں پر اس غلبہ کی تفصیل میں ہی زار روس کے سونٹے اور خوارزم بادشاہ کا تیر کمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ میں دکھائے گئے۔ پھر یہی نہیں خدائے واحد نے تو علیحدہ علیحدہ قوموں کے متعلق الگ الگ ذکر بھی فرمایا۔ چنانچہ آریوں کے متعلق فرمایا:۔

"جس مذہب میں روحانیت نہیں ...... وہ مذہب مردہ ہے۔ اس سے مت ڈرو۔ ابھی تم میں سے لاکھوں کروڑوں انسان زندہ ہوں گے۔ کہ اس مذہب آریہ کو نابود ہوتے دیکھ لو گے"

(تذکرۃ الشہادتین)

پھر عام ہندوؤں کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"مجھے یہ بھی صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے۔ کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا"

اور عیسائیوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتنی تحدی سے فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا...... ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی۔ وہ بھی مرے گی...... اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالیگا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ آسمان سے نہ اترا تب سب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ ہوگی۔ کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا امید اور بدظن ہوکر اس عقیدہ کو چھوڑ دیں گے"

(تذکرۃ الشہادتین)

یہ تو غیر مذاہب کے متعلق تھا۔ اب غیر احمدیوں کے متعلق خدائی تقدیر کا اعلان سنیئے:۔

"مقدر یوں ہے۔ کہ وہ لوگ جو اس جماعت سے باہر ہیں۔ وہ دن بدن کم ہوکر اس سلسلہ میں داخل ہوتے جائیں گے۔ یا نابود ہوتے جائیں گے۔ جیسا کہ یہودی گھٹتے گھٹتے یہاں تک کم ہو گئے۔ کہ بہت ہی تھوڑے رہ گئے" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۲)

پھر فرمایا:۔

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے۔ بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا۔ اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا۔ اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"

(تحفہ گولڑویہ ص۱۵۵)

مختلف مذاہب کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کتنے واضح ہیں۔ مگر اس کے علاوہ مغربی تہذیب و تمدن اور مغربی اقوام کے متعلق بھی حضور کا ارشاد کچھ کم ایمان افروز نہیں فرماتے ہیں:۔

"میں دیکھتا ہوں۔ کہ ایک بڑا بحر زخار کی طرح دریا ہے۔ جو سانپ کی طرح بل پیچ کھاتا مغرب سے مشرق کو جا رہا ہے۔ اور پھر دیکھتے دیکھتے سمت بدل کر مشرق سے مغرب کو اُلٹا بہنے لگا ہے" (تذکرہ)

اس کامل و مکمل غلبہ کے بعد جماعت احمدیہ جس بام رفعت پر پہنچے گی۔ اُس شاندار منظر کی ایک جھلک ان الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے:۔

"اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائیگی"

(تذکرۃ الشہادتین ص۶۴)

یقیناً یہ مستقبل اس مصلح موعود کی تبلیغ، اُس کے ذریعہ سے پھیلائے ہوئے علوم اور اس کے ساتھ آنے والے نُور کے ساتھ ہی منور ہوگا۔ کیونکہ خدا کے الہام میں فرمایا گیا تھا۔ کہ "قومیں اُس سے برکت پائیں گی" اور "اس کا نزول جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا" پس اس سدا بہار اور سرسبز و شگفتہ مستقبل کی ایک جھلک اس پیشگوئی کی شان کو اور بھی دوبالا کر دیتی ہے۔ کیونکہ یہ مستقبل جلال الٰہی کی شان کو نمایاں کرنے والا اور قوموں کو نور احمدیت سے بہرہ مند کرنیوالا ہے۔

بشارت اولاد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اسکی اولاد ہوگی۔ اس پیشگوئی میں اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالےٰ مسیح موعود کو ایک خاص بیٹا نہایت پاکباز بیٹا دیگا۔ جو حسن و احسان میں اپنے باپ کا نظیر ہوگا۔ اور اسکے نقش قدم پر چلیگا۔ خدا کے مقرب بندوں میں سے ہوگا۔ اسمیں راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیاء کو ہمیشہ ایسی اولاد کی بشارت دیتا ہے جن کا صالح اور راستباز ہونا اس نے پہلے سے ہی مقدر فرمایا ہو۔

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ص۵۷۸-۵۷۹)

اَلْمُؤْمِنُ يَرىٰ اَوْ يُرىٰ لَهٗ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے رؤیا کی مصدق

احباب جماعت کی خوابیں

ان ایام میں جبکہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہ رویا دیکھا۔ جس میں آپ کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا گیا۔ جماعت کے اور بھی کئی ایک اصحاب کو ایسی خوابیں دکھائی گئیں۔ جو حضور کے رویا کی مصدق ہیں۔ ان میں سے چند حسب گنجائش اس پرچہ میں درج کی جاتی ہیں۔ پہلی خواب وہ ہے۔ جس کا ذکر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ۴ر فروری کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

(۱)

وہ بشر خواب جو میں نے ۳۰و۳۱ر جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب کو دیکھا۔ اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو غالباً یکم فروری ۱۹۴۴ء کو برائے دریافت تعبیر تحریر کر چکا ہوں۔ حسب ذیل ہے۔

میں نے دیکھا۔ کہ میں کسی جگہ پر ہوں دل میں خیال ہے۔ کہ قادیان شریف ہے جہاں ایک عالیشان مسجد ہے۔ اس مسجد کے نیچے ایک وسیع ہال ہے۔ جس میں ایک روشندان بطور کھڑکی ہے۔ باہر روشندان یعنی کھڑکی کے سامنے بہت مخلوق جمع ہے میں بھی اُسی طرف آگیا ہوں۔ اور اس کھڑکی کے پاس حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے قریب کھڑا ہو گیا ہوں۔ دیکھتا ہوں۔ کہ تمام مخلوق اس کھڑکی کے راستے اندر کی طرف اس وسیع ہال میں جو مسجد کے نیچے ہے۔ دیکھ رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر رہی ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو اس نظارہ کے عین بالمقابل وجد کی حالت میں حمد و ثنا پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جہاں پر دیگر صحابہ اور احمدی بھی تھے۔ اور سب حمد و ثنا پڑھ رہے تھے۔ اس ہال میں ایک دنیا سے نرالا اور بہت ہی عمدہ باغ ہے۔ اور آگے اس کے ایک جگہ پر برابر برابر تین بڑے بڑے شیشے ہیں۔ لیکن ان کو ایسا بنا رکھا ہے۔ کہ وہ چمکتے نہیں۔ اور وہ اسواسطے کہ اُن میں آنے والی تصویریں لوگ اچھی طرح دیکھ لیں۔ اور شیشوں کی چمک کا دکھانے والی تصاویر پر اثر نہ پڑے۔ اس وسیع ہال میں جو مسجد کے نیچے ہے۔ صرف ایک کھڑکی ہے۔ جہاں لوگ دیکھ سکتے ہیں۔ میں نے دیکھا۔ کہ اس ہال کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دونوں تصاویر اس عالیشان باغ میں سے گذرتی ہوئی ان تینوں شیشوں کے سامنے سے ہوتی ہوئی تین دفعہ گذریں۔ اور ان تصاویر کو اللہ تعالیٰ نے خود دکھایا۔ اور کچھ عربی میں فرمایا۔ اور اونچی آواز سے فرمایا۔ تمام جملے تو مجھے یاد نہیں۔ صرف تین لفظ ہی یاد ہیں۔ پہلے کچھ عربی الفاظ ہیں۔ اس کے بعد ایک لفظ **کان** ہے اس کے بعد ایک دو لفظ اور عربی کے ہیں۔ بعد میں **نزول السماء** ہے۔ جب اللہ تعالیٰ یہ الفاظ کہتا ہے۔ تو میں دیکھتا ہوں۔ کہ یہ لفظ اس وقت کہے جاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ اُن تصاویر کو دکھاتا ہے۔ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب دیگر صحابہ و احمدی ان الفاظ کے کہے جانے پر وجد میں حمد و ثنا کرتے ہیں یعنی صاحب کو تو میں نے ایسی حالت میں دیکھا۔ کہ اس نظارہ کے وقت ان کو اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہ تھا۔ میں اپنے دل میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ وجد کی حالت اسواسطے ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خود سامنے زمین پر آکر اپنے ہاتھ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو دکھاتا ہے۔ اور ہم پر خاص احسان کرتا ہے۔ تمام کوشش سے دیکھتے ہیں۔ مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں۔ جن کو کچھ نظر نہیں آتا۔ مگر بہت سے لوگ دور سے ہی اس کھڑکی کے راستے سب کچھ دیکھ رہے ہیں اور خوش ہیں

یہ بشر خواب آنکھ کھلنے پر میں نے اپنی بیوی سے ذکر کیا۔ جو اس کی گواہ ہیں والسلام۔ چوہدری محمد منصف خاں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر گھگر ضلع انبالہ

(۲)

جلسہ سالانہ سے چند روز قبل میں نے خواب دیکھا۔ کہ جلسہ سالانہ کا موقعہ ہے۔ ایک کمرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی تشریف فرما ہیں۔ حضور کمرہ کے اندر سے تقریر فرما رہے ہیں۔ اور احباب باہر تقریر سن رہے ہیں۔ غالباً لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ باہر تقریر سن رہے ہیں

اس کے بعد اسی رویا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو میں نے مختلف رنگوں میں مختلف مقامات پر کام کرتے دیکھا۔ خواب میں میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ یہ زمانہ تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیسے تشریف لے آئے ہیں۔

آنکھ کھلنے کے معاً بعد یہ تعبیر میرے ذہن میں آئی کہ یہ زمانہ اپنی برکات کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے مشابہ ہے۔

خاکسار عبدالواحد مدیر اعلیٰ اخبار اصلاح سرینگر

(۳)

میں نے چند روز ہوئے۔ خواب میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ثانی مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ کہ نہایت ہی موزون اور سفید لباس پہنا ہوا تھا۔ بالخصوص حضور کا کوٹ بے حد دیدہ زیب اور پُر رعب تھا۔ اور پگڑی نہایت اعلیٰ بندش کی باندھی ہوئی تھی جس کے کنارے اعلیٰ قسم کے ریشمیں معلوم ہوتے تھے۔ میں خواب میں حضور کی دلکش خوبصورتی اور غیر معمولی جسمانی صحت و جوانی کی توانائی دیکھ کر بہت خوشی محسوس کرتا ہوں۔ اُس وقت علاوہ خوبصورتی اور موزونیت لباس کے ایسی حالت ظاہر ہوتی تھی۔ کہ جس کو بمقابلہ حضور کی پہلی دلربا خوبصورتی و متانت کے نرالی صحت۔ توانائی اور تمام جسم کی چستی اور خاص پُر رعب شان کہنا چاہیئے۔ خواب میں مجھ کو بات چیت کا موقعہ نہیں ملا۔ کیونکہ مجمع کی حالت معلوم ہوتی تھی۔

خاکسار عبدالمجید خاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ کپور تھلہ

(۴)

غالباً نو اور دس صلح (جنوری) کی درمیانی رات کا واقعہ ہے۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ ایک مجمع ہے۔ جس میں میں بھی موجود ہوں۔ اور خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ہندوانہ طرز کے گیت گا رہے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد حضور بھی تشریف لے آئے اور ایک جگہ تشریف فرما ہو گئے ہیں۔ میں اور بہت سے اور لوگ حضور کے پاس بیٹھ گئے ہیں۔ اور کچھ کھڑے ہیں۔ میں حضور کے آگے بالکل قریب بیٹھا ہوں۔ اس مجمع میں ہندو بھی کثرت سے معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے یا کسی اور شخص نے حضور سے کچھ دریافت کرنا چاہا۔ اُس وقت حضور نے فرمایا۔ یا خود بخود محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ سوال نہ کرنا یعنی خاموش رہنا سوال کرنے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ اس کے بعد مجمع میں عام احساس پیدا ہوا ہے اور میں بھی محسوس کر رہا ہوں۔ کہ حضور گویا "کرشن" ہیں۔ اور مجمع میں سے غالباً کسی ہندو نے حضور کی طرف اشارہ کر کے کہا ہے کہ "یہ دریودھن سے یدھ کرے گا۔ اس وقت جو اس کا مفہوم سمجھ میں آیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ دریودھن ایک بہت بڑا ہندو ہے۔ جس کو حضور گیان دیں گے۔ اس کے بعد دو ہندو سادھو آئے۔ جن میں سے ایک بڑے قد کا تھا اور ایک چھوٹے کا۔ بڑے نے بڑی گٹھڑی اٹھائی ہوئی تھی۔ اور چھوٹے نے چھوٹی۔ دونوں کی ٹانگیں ننگی تھیں یعنی لنگوٹ وغیرہ باندھے ہوئے تھے۔ اور باقی کپڑے بھی معمولی تھے۔ انہوں نے اپنی گٹھڑیاں اتار کر رکھ دیں۔ اور یہ بھی محسوس ہوتا ہے۔ کہ گویا حضور کے پاس آئے ہیں۔ اور ایسا محسوس ہو رہا ہے۔ کہ ایک انقلاب عظیم پیدا ہونیوالا ہے۔

جس کا زیادہ تر تعلق ہندو قوم کے ساتھ ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ اس وقت بھی حضور وہاں موجود ہیں یا نہیں۔

میں نے اگلے روز اپنے دفتر کے ایک ہندو دوست سے دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ہردیو جی حضرت کرشن جی کا مخالف تھا۔ اور یدھ کے معنے جنگ کے ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

خاکسار خدا بخش عبد زیروی۔ کلرک پیراشوٹ فیکٹری سیالکوٹ

(۵)

غالباً ۲۸ و ۲۹ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب یا ۲۹ و ۳۰ جنوری کی درمیانی شب (یہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں) کا خواب ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت سے لوگوں کی دعوت کی ہے۔ اور ایک بہت بڑا وسیع مکان ہے۔ جس میں کھانے کا انتظام ہے۔ اس مکان کے ایک کمرہ میں حضور کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ آپ کے آگے میز ہے۔ اور آپ کے دائیں طرف تین یا چار آدمی اور کرسیوں پر بیٹھے ہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ وہ آدمی کون تھے۔ غالباً تحریک جدید کے واقفین زندگی میں سے تھے۔ (اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ آنے شروع ہو گئے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے مجھے لوگوں کو کھانا کھلانے کے انتظام پر مقرر فرمایا ہے۔ جب تمام لوگ کھانا کھانے میں مشغول ہو گئے۔ تو حضور نے جو کہ کرسی پر تشریف فرما تھے۔ میری طرف اشارہ کر کے اپنے پاس بلایا۔ جب میں حضور کے پاس گیا۔ تو حضور نے میرے کان میں کچھ فرمایا۔ یہ مجھے یاد نہیں کہ کیا فرمایا۔ ہاں اتنا یاد ہے۔ کہ کسی غالباً کسی ضروری کام پر بھیجا۔ میں فوراً باہر چلا گیا۔ پھر میں تھوڑی دیر میں واپس آ گیا۔ اور میں نے اسی طرح حضور کے کان میں کہہ دیا کہ میں وہ کام کر آیا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ اچھا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ حضور کے سر پر ایک بہت بڑی بالکل سفید برف کی طرح سفید پگڑی ہے۔ اور ایک بہت بڑا کوٹ فاختہ رنگ کا حضور پہنے ہیں۔ اور تنگ چوڑی دار پاجامہ اور پاؤں میں بوٹ ہیں۔ اسوقت دل میں میں نے کہا کہ لوگ کھانا کھا رہے ہیں۔ میں بھی کھا لوں۔ چنانچہ میں نے دو چینی کی سفید پلیٹیں لے کر صاف کیں۔ اور اس کمرہ میں چلا گیا۔ جہاں کھانے کی دیگیں تھیں۔ اور میں نے تقسیم کرنیوالے کو کہا۔ کہ مجھے بھی کھانا ڈال دو۔ چنانچہ ایک پلیٹ میں پلاؤ۔ اور ایک میں زردہ ڈال دیا گیا۔ اور میں نے وہیں بیٹھ کر جلدی جلدی کھانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

(خاکسار ڈاکٹر ملک ممتاز احمد خان قادیان)

(۶)

چند دن ہوئے میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں اپنے کمرے سے نکلی ہوں۔ اور ظہر کا وقت ہے۔ دیکھتی ہوں کہ چاند اور سورج دونوں اکٹھے جنوب کی طرف نکلے ہوئے ہیں۔ اور دونوں مقابلے پر ہیں۔ میں شور مچا کر گھر والوں سے کہتی ہوں۔ کہ دیکھو چاند اور سورج اکٹھے نکلے ہوئے ہیں۔ سب دیکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دن کے وقت چاند کہاں نکلا ہے۔ میں کہتی ہوں۔ وہ سورج کے ساتھ مقابلے پر ہے۔ اسی شور سے میں بیدار ہو گئی۔ ایک اور خواب یہ دیکھی کہ تاریخ سولہ اور سترہ جنوری کی درمیانی صبح کو میں دو سجدوں کے درمیان دعا کر رہی تھی۔ کہ اے خدا تو نے اپنے پیارے نبی کے ساتھ جو جو وعدے کئے ہوئے ہیں۔ فضل عمر کے متعلق وہ ہمیں بھی دکھا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا۔ کہ کوئی شخص میرے پاس کھڑا ہو کر کہتا ہے۔ مبارک ہو مبارک۔ میں اس آواز سے یکدم بیدار ہو گئی۔

خاکسار ام میر شریف احمد خان مرحوم افغانی

(۷)

میں حضرت ام طاہر احمد سلمہا اللہ تعالیٰ کی عیادت کے لئے ۳۰ دسمبر کو لاہور گئی تھی۔ یہ خواب لاہور میں ہی رات کو دیکھا کہ میں ایک مکان میں اوپر کی منزل میں بیٹھی ہوں۔ حضور بھی لاہور میں ہی ہیں۔ اور کوئی چھ فٹ کی گلی چھوڑ کر دوسرے مکان میں تشریف فرما ہیں۔ میں ایک کھڑکی میں بیٹھی ہوں کہ اس مکان کے دروازے پر لوگ آتے ہیں۔ اور جو بھی آتا ہے۔ حضور کو پسر موعود پسر موعود کہہ کر پکارتا ہے۔ میں بڑی حیرانی سے دیکھتی اور کہتی ہوں۔ کہ پسر موعود تو وہ ہیں ہی۔ یہ لوگ اب اس طرح کیوں پکارتے ہیں۔ پھر ایک آدمی آیا۔ اس کے ہاتھ میں دنبہ کی کھال ہے۔ جو معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تازہ اتار کر لایا ہے۔ وہ بھی حضور کو اسی طرح پسر موعود۔ پسر موعود کہہ کر پکارتا ہے۔ جس پر میں کہتی ہوں کہ یہ کھال حضور کو دینے آیا ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

خاکسار سیدہ رفعت از سیالکوٹ

(۸)

میں نے ۲۷ و ۲۸ جنوری کی درمیانی شب کو ایک خواب دیکھی اور ۲۹ جنوری کو بیٹے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کر دی تھی۔ مجھے اسوقت تک حضور کے مصلح موعود ہونے کا کوئی پتہ نہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک سٹیج پر بیٹھا ہوں۔ سٹیج ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ کمرۂ عدالت کا سٹیج ہے اس وقت میرے پاس ایک آدمی آیا۔ اور کہتا ہے کہ حضرت صاحب کی خدمت میں کیا تحفہ پیش کیا جائے۔ غالباً اس نے اس وقت کسی ریکارڈ کا ذکر کیا ہے کہ پیش کیا جائے۔ میں نے کہا کہ میں سوچ رہا ہوں پھر بتاتا ہوں۔ اس کے بعد ایک دوسرا آدمی آیا۔ اس نے بھی یہی صلاح لی۔ کہ کیا تحفہ پیش کیا جائے۔ میں نے کہا کہ آگے بھی ایک دوست مشورہ لینے آئے تھے۔ میرا خیال ہے کہ ریکارڈ کی بجائے فلم تیار کی جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی آمد پر ایک جلوس نکلنے لگا ہے۔ اسلئے میں نے فلم تیار کرنے کا ارادہ کیا۔ تاکہ تمام دنیا کو اس جلوس کا نظارہ دکھایا جا سکے۔ اس وقت پھر ایک آدمی میرے پاس ایک پھولوں کا ہار لیکر آیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ بہت سے پھولوں کے ہار حضور کے گلے میں ڈالنے کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔ میں نے یہ خواب اسی وقت مسجد میں تہجد کی نماز کے وقت بعض احباب کو سنا دی تھی۔

تابعدار چوہدری اللہ داد خان عارف سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول کالا گجراں تحصیل جہلم

(۹)

میرے پیارے پیشوا، ہادی و رہنما حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ سلم اللہ۔

اخبار الفضل ۳۰ جنوری پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ الحمدللہ کہ میری رؤیاء کو بھی خدا تعالیٰ نے سچا کر دکھایا ہے۔ حضور کو معلوم ہوگا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی زندگی میں خاکسار نے دفتر "الفضل" میں بموجودگی شادی خاں صاحب مرحوم سیالکوٹی حضور کو مبارکباد دی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو رؤیا میں دکھلایا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے بعد آپ خلیفہ ہوں گے۔ اور کامیاب ہوں گے۔ اور آپ پر وحی ہی نازل ہوگی۔ یہ رؤیا میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو بھی سنایا تھا اور حضور نے بہت ہی خوش ہو کر تصدیق کی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ اسی لئے اس کی سخت مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ سید حامد شاہ صاحب مرحوم کو بھی یہ رؤیاء سنایا تھا۔ الحمدللہ کہ حضور نے خود بھی مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے۔ ورنہ مجھ کو تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی زندگی میں ہی آپ کے خلیفۃ اللہ و مصلح موعود ہونیکا حق الیقین ہو گیا تھا۔ الحمدللہ۔ الحمدللہ۔ الحمدللہ۔

میرے آقا آپ کو مبارک ہو۔ مبارک ہو۔ مبارک ہو۔ ہزار صد ہزار مبارک۔ میں حضرت ام المومنین کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت عطا فرمائے اور عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ جس روز سے حضور خلافت پر سرفراز ہوئے ہیں۔ میں ہر ایک نماز تہجد میں سجدہ میں گر کر حضور کی صحت بدنی و عمر درازی و کامیابی کے لئے دعا مانگتا رہتا ہوں۔ جناب نوازش حضور میرے خاتمہ بالخیر کے لئے خاص دعا فرمائیں۔

ایک رؤیا میں تحریر کرتا ہوں:۔

گذشتہ جمعہ کی رات کو مجھ کو دکھلایا گیا تھا کہ دور فاصلہ پر مشرق کی طرف ایک بینڈ بہت ہی خوشی کا بج رہا ہے۔ اور پھر وہ بینڈ بجتا بجتا جنوب کی طرف چلا گیا ہے۔ اور ہم چند آدمی بہت ہی خوشی سے دیکھنے کے لئے دوڑے جا رہے ہیں۔ منشی اللہ دتا صاحب ہمارے ساتھ ہیں۔ اور ایک چھوٹی سی گٹھڑی پڑی ہے۔ ایک آدمی نے مجھ کو کہا۔ کہ یہ گٹھڑی اٹھا کر لے چلو۔ میں نے کہا کہ میں کمزور ہوں منشی اللہ دتا صاحب سے کہو۔ مگر وہ دوڑ گیا۔ اور پھر میں بیدار ہو گیا۔ صبح کی نماز کے بعد یہ خواب میں نے منشی اللہ دتا صاحب کو سنایا۔ حضور کا اعلان پڑھ کر سمجھا۔ کہ حضور کے اعلان کی خوشی کا بینڈ فرشتے بجا رہے تھے۔ خاکسار غلام حسین نمبردار محلہ امام صاحب یعقوب شہر سیالکوٹ

رسالہ فرقان کا مصلح موعود نمبر

فرقان ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ شائع ہوتا ہے۔ ماہ فروری کا پرچہ شائع ہو رہا ہے۔ ماہ مارچ کا نمبر مصلح موعود نمبر ہوگا۔ انشاءاللہ۔ اہل قلم احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس کے لئے مضامین ارسال فرمائیں۔ غیر مبایعین کے جملہ اعتراضات کے جواب اس نمبر میں درج ہوں گے۔ انشاءاللہ۔ اس لئے غیر مبایعین کو دعوت دیجاتی ہے کہ وہ براہ راست بھی اپنے اعتراضات ارسال کریں۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری ایڈیٹر فرقان

اعلان تعطیل

مصلح موعود نمبر احباب کی خدمت میں ارسال ہے۔ اسکے حجم کی زیادتی کے باعث ہم الفضل کی دو اشاعتیں بند کرنے پر مجبور ہیں۔ لہٰذا ۲۱ و ۲۲ فروری بروز سوموار و منگل الفضل شائع نہ ہوگا۔ احباب مطلع رہیں (مینیجر الفضل)

پائیوریا۔ ماسخورہ۔ دانتوں کے درد دانتوں کے ہلنے کے لئے از حد مفید ہے۔

پائیرونزول رجسٹرڈ

شیشی خورد ۱۲ ار کلاں عہ ملنے کا پتہ دار الفضل میڈیکل ہال و نسیم میڈیکل ہال قادیان ویدک اینڈ یونانی فارمیسی جالندھر کینٹ

قادیان میں فرنیچر ہاؤس کا افتتاح

۲۸ فروری سے احباب کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ریلوے سٹیشن کے نزدیک اعلیٰ پیمانہ پر فرنیچر ہاؤس کھولا جا رہا ہے۔ جس میں ہر قسم کا فرنیچر تیار اور جدید طرز کے صوفہ سیٹ ڈریسنگ ٹیبل۔ انگریزی پلنگ۔ کرسیاں۔ میزیں اور بچوں کی نشست کا فرنیچر [illegible] قیمت بہت ہی مناسب ہے۔ علاوہ ازیں خاص آرڈر پر بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔

مینیجر ظفر فرنیچر ہاؤس قادیان

کونین ٹیبلٹ ← ملیریا کی بہترین دوا

دی کومن سٹورز قادیان

قادیان میں کاروبار کا عمدہ موقع
مشینری قابل فروخت

ایک فیکٹری جس میں بجلی، خراد، پریس اور ڈھلائی وغیرہ کا کام ہوتا ہے۔ قابل فروخت ہے۔ فیکٹری رجسٹرڈ ہے۔ اور ملٹری کے ٹھیکہ جات کا کام کر رہی ہے۔ تفاصیل کے متعلق احباب میرے ساتھ خط وکتابت کریں۔

خاکسار جی۔ ایس۔ خادم بی۔ اے، بی۔ ایل۔

دارالانوار قادیان

فقہ احمدیہ جلد دوم

جو ولادت۔ رضاعت۔ بلوغت۔ طہارت۔ تعلیم وتربیت۔ عبادت۔ زوجیت ومناکحت۔ حسن معاشرت۔ زیب وزینت۔ وراثت۔ امامت مستورات۔ بیوگی وعدت تعزیت۔ غسل ودفن میت وغیرہ سینکڑوں مسائل متعلقہ مستورات پر مشتمل ہے۔ اور احکام قرآن کریم۔ فرامین نبوی اور فتاوی احمدیہ سے بہ رنگ سوال وجواب مزین ومرصع کتاب ہے۔ جس سے ہر ایک کم سن اور کم علم لڑکی بھی فائدہ اٹھا کر عورتوں کے مسائل کی عالم فاضل بن سکتی ہے۔ قیمت پیشگی دو روپیہ۔

بمعہ جلد اول اڑھائی روپیہ علاوہ محصولڈاک مجلس مشاورت تک تیار ہوگی۔

المشتہر: حکیم محمد عبداللطیف شہید تاجر کتب احمدیہ بازار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجویز کردہ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم بے نظیر تحفہ مقوی نظر ادویات کا مجموعہ

دور دور سے

سرمہ نور رجسٹرڈ

شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا شکار بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

سرمہ اکسیر خاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں قیمت فی تولہ عگ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۲ ار

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں یہ دواخانہ جاری ہوا۔ اور آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا گیا جس کا نام محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) رکھا گیا۔ جنکے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوں یا اسقاط ہو جاتا ہو تو اسے اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے فوراً حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان سے منگوا کر استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔

مکمل خوراک گیارہ تولہ تیرہ روپیہ۔

پانچ تولہ یکمشت منگوانے پر سوا روپیہ تولہ

مینیجر عبدالقدیر کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

سرمہ زعفرانی

آنکھوں کی تمام امراض خصوصاً ککروں کے لئے لاثانی ایجاد ہے۔ ککرے نئے ہوں یا پرانے اسکے چند دن کے استعمال سے کافور ہو جاتے ہیں نظر کو تیز کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے۔

منہ میں زہر

اگر آپکے دانت خراب ہیں تو سمجھئے کہ آپ کھانے کے ساتھ زہر کھا رہے ہیں۔ عزیز کار بالک منجن دانتوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی عہ

عزیز کار بالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

سونے کی گولیاں!

یہ نایاب گولیاں کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ مروارید۔ کشتہ ابرک سیاہ۔ سوہٹھی وغیرہ کشتہ جات سے تیار ہوتی ہیں۔ پیشاب کے جملہ امراض فاسفیٹ۔ یوریٹ۔ شکر وغیرہ کا قلع قمع کرتی ہیں۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔

قیمت عہ کی پانچ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان